لا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (القرآن الحکیم)

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۱ - مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ٢٤ — کلکتہ : چہار شنبہ ۱۵ محرم الحرام ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۱

Calcutta: Wednesday, December 25, 1912.

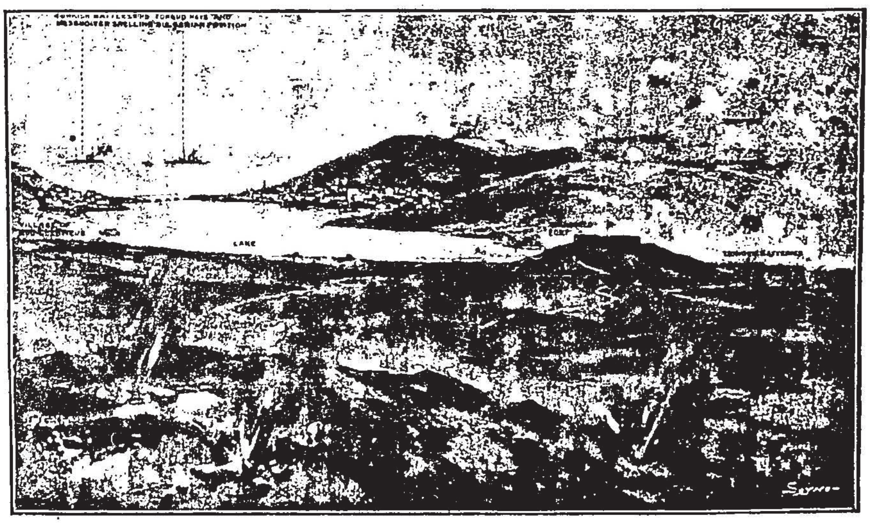

پندرھویں صدی ہجری کا شاندار تحفہ

مؤلفہ

شیخ القرآن حضرت مولانا محمد علی الصدیقی کاندھلوی

وقت کی پابندی کے ساتھ ہر چار ماہ کے بعد اُردو زبان میں ایک پارے کے مطالب پر مشتمل ایک جلد، جو قرآن فہمی اور دین شناسی کے لئے اِجتماعی مسا ئل

معاشرتی قواعد، معاشی مسائل، سیاسی قوانین، تمدنی ضوابط، تاریخی وقائع، غیبی حقائق کا دلکش مرقع۔

معالم القرآن

تاجران، ائمہ مساجد، اور طلباء دینی مدارس کے لئے خصوصی رعایت، آج ہی آرڈر بک کرائیں

جلد اوّل	۶۳۶ صفحات	۳۶/۰۰ روپے	
اعلیٰ ایڈیشن	----	۴۲/۰۰	″
جلد ثانی	۷۸۰ ″	۳۹/۰۰	″
جلد ثالث	۷۸۰ صفحات	۴۲ روپے	
جلد چہارم	۷۹۰ ″	۴۵	″
جلد پنجم	۶۷۸ ″	۴۸	″
جلد ششم	۷۴۳ صفحات	۴۵ رو	
جلد ہفتم	۷۸۰ ″	۴۸	″
جلد ہشتم	(زیر طبع)		

سفید اعلیٰ کاغذ، خوبصورت رنگین جلد، عمدہ طباعت سائز ۲۰×۲۶/۸

ملنے کا پتہ:۔ **ناظم ادارہ تعلیمات القرآن** دار العلوم الشہابیہ۔ رنگ پورہ روڈ سیالکوٹ

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت جامع کمالات تھی۔ بیک وقت فقیہ اعظم، مجتہد، عارف، زاہد، مبصر اور اس کیساتھ عظیم محدث اور ناقد حدیث

امام اعظم اور علم الحدیث

مؤلفہ:۔ حضرت مولانا محمد علی الصدیقی کاندھلوی

مؤلف نے امام اعظمؒ کی محدثانہ شان کو نہایت عمدہ انداز میں اُجاگر کیا ہے۔ اور ذخائر مشہورہ مظان بعیدہ سے فراہم کر کے نہایت عمدہ ترتیب، شگفتہ تعبیر، موزوں اسلوب استدلال میں پیش

یہ کتاب صرف ایک تاریخی کتاب نہیں۔ بلکہ حجیت حدیث فقاہت و اجتہاد، شرائط و خصوصیت کتب حدیث، احوال محدثین، علم اصول حدیث، اسماء الرجال کے قیمتی مباحث کا ایک

خزانہ ہے۔ اس کا مطالعہ، طلبا، علماء، مدرسین اور دیگر تعلیم یافتہ حضرات کے لئے نہایت ضروری ہے۔ دوسرا ایڈیشن منظر عام پر آچکا ہے۔

سفید کاغذ —— عمدہ طباعت —— خوبصورت جلد صفحات ۸۰۶ قیمت ۶۰/ روپے

ملنے کا پتہ:۔ ناظم ادارہ **انجمن دار العلوم الشہابیہ** رنگ روڈ سیالکوٹ

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad.

7-1 MacLeod street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الهلال

ایک هفته وار مصور رساله

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکته

قیمت
سالانه ۸ روپیه
ششماهی ٤ روپیه ۱۲ آنه

جلد ۱ | کلکته : چهارشنبه ۱۵ محرم الحرام ۱۳۳۱ هجری | نمبر ۲٤

Calcutta: Wednesday, December 25, 1912.

فهرس

— * —

شذرات
مقالۂ افتتاحیه
الهلال کي پہلي ششماهي کا اختتام
شئون عثمانیه ۹
ولایت کي ڈاک
یونانیوں کي سر فروشي
قسطنطنیه کي حالت
مسئلۂ صلح
ترکي افسروں کي جانبازي ۱۰
مصائب جنگ
جرمن پولیس کے احکام
عثماني نظامي پاشا
علمي خزانے بطور نتیجۂ جنگ
بلغاریا کي جنگي تیاریاں
شتلجا کي ایک رات
عقل سلیم سے ایک التجا ۱۱
عثماني ڈاک ۱۲
شتلجا کي ایک رات
مجاهدین طرابلس اور صلح
مراسلات ۱٤
دعوت الهلال کي نسبت
طلبا سے یونیورسٹي کے لئے پانچ خاص لیکچر
فغان مسلم (نظم) ۱٦
فهرس زراعانه هلال احمر

تصاویر

— * —

ترکي بحري و بري فوج کے شتلجا میں جنگي کارنامے - ۳
ایک شیر جسکو دهوکے سے زخمي کیا گیا - ۴
بلغاریا کي پانچ عورتیں

اطلاع

— * —

(۱) اینده هفته پرچه شائع نہوگا - اخر سال کي صرف ایک هي تعطیل دفتر میں رکهي گئي هے -

(۲) جن خریداروں نے ششماهي قیمت ادا کي تهي انکا چنده دسمبر میں ختم هو گیا ' جنوري کا پہلا پرچه انکي خدمت میں وي - پي بهیجا جاے گا - لیکن وي - پي ششماهي کا هو یا سالانه کا ؟ نیز وه اینده بهي خریدنا پسند فرماتے هیں یا نہیں ؟ امید هے که پہلي جنوري تک ایک کارڈ لکهکر آپ اسکي اطلاع دیدیں گے - جن صاحبوں کي طرف سے اطلاع نہیں آے گي - انکا نام رجسٹر سے خارج کر دیا جاے گا -

الهلال کي سه ماهي اول کے نمبروں میں سے ۱ سے ۸ نمبر تک کي بہت تهوڑي کاپیاں رهگئي هیں - نمبر ۹ ' ۱۰ ' ۱۱ ' ۱۲ ' کي تمام کاپیاں ختم هوگئي هیں ' دوسري سه ماهي کي مکمل جلدیں موجود هیں جنمیں ۱۳ سے ۲۴ نمبر تک شامل هیں جلد مجلد هے ' پشت پر طلائي حروف میں (الهلال) منقش هے ' سه ماهي اول کے مسلسل آٹهه پرچوں کي قیمت دو روپیه آٹهه آنه - سه ماهي دوم کي مکمل جلد (مجلد) کي قیمت چار روپیه آٹهه آنه -

منیجر

شذرات

—*—

اب چھیڑ یہ رکھي ہے کہ عاشق ہو تم کہیں
القصہ خوش گذرتي ہے اُس بد گمان سے

—*—

آج کے صیغۂ مراسلات میں کانپور کي ایک مراسلت درج کي گئي ہے ' چند کلمات انکي نسبت عرض کرنا چاھتا ہوں :

جناب نے از راہ لطف جو کچھہ ارقام فرمایا ہے ' سب سے پہلے اسکے لیے شکر گذار ہوں -

(۱) لیڈر بننے کي خواهش اور سعي کي نسبت جناب نے لکھا ہے - سچ یہ ہے کہ خدع نفس کے اثر سے بچنا بہت مشکل ہے - کچھہ عجب نہیں کہ نفس مجھکو دھوکا دے رہا ہو اور جیسا کہ جناب کا خیال ہے ' یہي خواهش اندر کام کر رہي ہو ' پس بہتر ہے کہ میرے حق میں دعا فرمائیے کہ اللہ تعالی میری نیت اور ارادے کو روح اخلاص سے محروم نہ رکھے اور یہ جواب مختصر ' بہتر ہے بہت سي طوا لتوں سے -

لکھنو کي دوسري چٹھي کے جواب میں اپني حالت عرض کر چکا ہوں نیز الہلال نمبر (۱۴) میں ایک نوٹ " لیڈر بننے کا مستحق کون ہے " کے عنوان سے بھي لکھہ چکا ہوں - اسمیں جو شروط پیش کیے ہیں ان پر ایک نظر ڈال لیجئے تو بہتر ہے - مشکل یہ ہے کہ لفظ " لیڈر " کے مفہوم و تخیل ہي میں باہم اس درجہ اختلاف و تضاد ہے کہ اگر کچھہ اپنے تصورات و افکار عرض کروں ' تو آپ اسپر غور نہیں فرما سکیں گے - آپ معذور ہیں کہ آپکو ہماري حالت معلوم نہیں - اپنا تو یہ خیال ہے -

ہر بو الہوس نے حسن پرستي شعار کی
اب ابروے شیوۂ اہل نظر گئی

آپ تو دیکھتے ہیں کہ ہم اس متاع کس مخر کیلیے للچا رہے ہیں ' یہاں اگر مفت بھی ملے تو تامل ہے - نیت اور خلوص کو اگر فروخت ھي کرنا پڑا ' تو کم از کم " لیڈري " سے تو زیادہ قیمت پر فروخت کرینگے -

(۲) بیشک پالیٹکس ایسي ہي چیز ہے کہ ابھي کچھہ عرصے تک حاصل کي جاے ' اسکے لیے مجھکو مستعد تصور فرمائیے ' البتہ یہ متعین ہو جاے کہ کونسا پالیٹکس ؟ اگر علي گڈہ اور لیگ کا پالیٹکس مقصود ہو تو اسکے صاف اور سادہ اصول تو اسقدر آسان ہیں کہ اب اسے سیکھنے کے لیے کیا نکلیں ؟ مثلاً گورنمنٹ کے تمام احکام عالیہ کي تعمیل محض ' کانگریس کی ہر اواز سے اختلاف ' وفا داري کے ادعا کا تکرار اور پھر اس سے کبھي نہ تھکنا - بتلائیے ' سر جھکانے ' اور ایک متعین اواز کي صدا لگاتے رہنے میں کونسے دقائق و رموز ہیں ' جنکے سیکھنے کیلیے آپکو تلاش کروں ؟

(۳) درست ہے - لوکل بورڈ وغیرہ وغیرہ میں شرکت کا شرف کبھي حاصل نہیں ہوا اور نہ آیندہ اُمید ہے کہ حاصل کیا جاے ولحمد للہ علی ذالک لیکن -

جناب اپنے تجارب سے قوم کو مستفید فرمائیں -

(۴) میں مسلمانوں کي دل ازاري نہیں کرتا بلکہ اُس ضلالت کي ' جو اسلام کے ساتھہ جمع نہیں ہو سکتي - گو یہ امر تنسیخ تقسیم بنگال کے فلسفہ جتنا دقیق نہیں ' تا ہم دقیق ہے -

" دل دشمنان ہم نکردند تنگ "

کا ذرا مطلب سمجھہ لیجیے یعني اپنے اغراض کیلیے ' اور اپنے شخصی منافع کے خیال سے ' ورنہ اگر یہ مطلب ہو کہ سیاہ کو سیاہ اور سفید کو سفید نہ کہا جاے ' تو پھر نہ آپ میري خود غرضي پر متاسف ہوں اور نہ میں آپکی نصیحت کا شکر گذار -

(۵) میں نے کب دعوا کیا ہے کہ اسلام کي دعوت جمہوریت ایک نئي شے ہے جس کو الہلال پیش کرتا ہے ؟ بلکہ میں تو نئي چیز اس استبداد اور غلامي کو کہتا ہوں ' جو مسلمانوں نے اختیار کر لي ہے ' انکي پراني چیز تو حریت و اجتہاد ہے -

جو خیال اپکے دل میں گذرا ہے ' یہہ بھي نیا نہیں ' بہت پرانا ہے :-

و اذا تتلی علیهم ایاتنا ' قالوا قد سمعنا لو نشاء لقلنا مثل هذا ' ان هذا الا اساطیر الاولین (۸ : ۳۱)

اور جبکہ ہماري آیات انکے آگے پڑھي جاتي ہیں تو کہتے ہیں کہ بس کرو ' ہم نے سن لیا ' اگر ہم چاہیں تو ہم بھي ایسي باتیں کہہ سنائیں ' یہ تو وہي اگلے لوگوں کي کہانیاں ہیں -

ہدایت کي آواز کبھي بھي نئی نہیں ہوتي کہ دنیا کی یہي سب سے زیادہ پراني چیز ہے ' البتہ قلوب مومنین کیلیے اللہ تعالے اسکے تکرار اور اعادہ و تجدید کو موثر بنا دیتا ہے ' اور یہي نئي چیز ہے جو محض اسکے فضل پر موقوف ہے - آپنے سورہ توبہ میں پڑھا ہوگا :

واذا ما انزلت سورة ' فمنهم من یقول ایکم زادته هذه ایمانا ؟ فاما الذین آمنوا ' فزادتهم ایمانا و هم یستبشرون (۹ :)

اور جس وقت قران کی کوئي سورت نازل کي جاتي ہے تو بعض لوگ کہتے ہیں نہ بھلا اس بیان کے اترنے سے تمہارا کونسا ایمان بڑھگیا ؟ لیکن نہیں جانتے کہ جو لوگ ایمان لے آئے ہیں انکا ایمان تو واقعي بڑھگیا ' اور وہ اسکي خوشي محسوس کر رہے ہیں

آپ پوچھتے ہیں کہ " مسلمانوں کیلیے اس قسم کی حکومت مفید ہوگي ؟ " میں تو سمجھتا تھا کہ اب یہ دل نکل گیا ' مگر آپ تیس برس کا پرانا سبق ابھی بھولے نہیں - بہتر ' مسلمانوں کي تعداد کم ہے ' سلف گورنمنٹ ہندو گورنمنٹ ہو جاے گي ' ہندو مسلمانوں کو چیر پھاڑ ڈالیں گے ' پس مسلمانوں کو ہمیشہ غلام و مملوک بنکر رہنا چاہیے - اگر یہ فلسفہ اب تک باقي ہے تو باقي رہے ' تم کو غلامي ہي مرغوب ہے ' تو انشاء اللہ خدا ہمیشہ غلام ہي بناکر رکھے گا - وجعلنا علی قلوبهم اکنة ان نفقهوه وفي اذانهم وقرا کا میرے پاس علاج نہیں ہے -

البتہ بطور تحدیث نعمت کے عرض کرتا ہوں کہ اللہ تعالی نے مجھکو یہ راہ سوجھائي کہ مسلمانوں کے پولیٹکل نصب العین کو بھي قران کریم سے ماخوذ ہونا چاہیئے ' اور انکو اس راہ میں بھي از روے مذہب قدم رکھنا چاہیے ' نہ کہ با تباع حریت جدیدۂ یورپ و تقلید اخوان وطن ' پھر یہ اسکا ایک فضل ہے اور اسمیں گلے شکوے کي گنجائش نہیں - آج چالیس برس سے مسلمان پالیٹکس پر انکار یا اقرار کے لحاظ سے بحث کر رہے ہیں ' لیکن براہ کرم بتلائیے کہ آجتک ایک صدا بھي تمام اسلامي ہند میں اس کي بلند ہوئي ہے ؟

آجتک مسلمانوں نے اور انکے تمام لیڈروں نے پولیٹکل آزادي کو ہمیشہ ہندؤں کي آرزو اور یورپ کے نئے آزادانہ دور کا نتیجہ سمجھا ' لیکن کسي نے اس پہلو پر نظر نہ ڈالي کہ خود اسلام بھي مسلمانوں کو انکي سیاست کیلیے کوئي بلند جگہ دیتا ہے یا نہیں ؟ اسکا دعوا کس کو ہے کہ نئي بات دکھلا دي ' البتہ ایک بھوئي ہوئي بصارت تھي جو اب واپس ملگئي -

(۶) لکھنو کي خبر نہیں ' مگر دلکتہ میں ایک دل ہے ' جسکے اندر ایک مجمع آرزو موجود ہے :

گرچه داریم گنج تنهائي
معشر عشق را حشر مائیم

اسي کو کوئي خفیه انجمن سمجهه لیجئے ' رها الهلال اور مسلم گزٹ کا معاهده ' تو اسے حسب ارشاد شائع کردیتا هوں - یعنے " تعاونوا علی البر والتقوی ' ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان " کا معاهده اپسمیں کرلیا ھے -

آخر میں گذارش ھے که الهلال کا معامله اب بهتر ھے که خدا کے سپرد کردیجیے ' وہ وقت دور نہیں جب زمانه هدایت و ضلالت کا فیصله کردے گا ' اور نیتوں کے کهوٹ بهي اگر هیں ' تو دلوں سے پیشانیوں پر آجائیں گے - آپ نہیں دیکهتے لیکن میں الحمد لله اس وقت کو دیکهه رها هوں - عنقریب کهل جاے گا که میں قوم کو کس طرف بلا رها هوں اور دوسرے کس طرف لیجانا چاهتے هیں ؟ خدا کا هاتهه هم سب سے بهتر فیصله کن ھے اور وہ اپنے جس بندے کو چاهتا ھے اپنے هاتهه کي نصرت کیلیے چن لیتا ھے ' پهر اسمیں نه آپکا زور چل سکتا ھے نه میرا :

یا قوم اعملوا علی مکانتکم انی عامل فسوف تعلمون من تکون له عاقبة الدار ؟ (۳۹ : ۴۱)

اے لوگو ! تم بهي اپني جگهه کام کیے جاؤ اور میں بهي کر رها هوں ' اور عنقریب جان جاوگے که الله کي نصرت کس کے ساتهه ھے اور کس کو آخر کي کامیابي نصیب هوتي ھے ؟

ترکي بحري و بري فوج کے شتلجا میں جنگي کارنامے

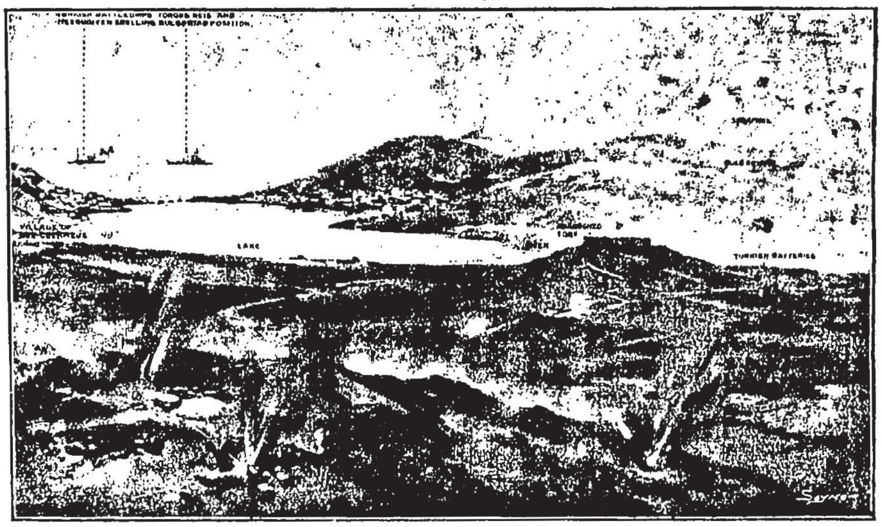

یه تصویر " شتلجا " کي پچهلي جنگي حالت کو اچهي طرح واضح کرتي ھے - دو عثماني جنگي جهاز بلغاري مورچوں پر گوله باري کر رهے هیں ' اور ادهر ترکي بیڑے بهي مصروف آتش فشاني هیں ' توپ کے گولے پهٹ رهے هیں ' اور قلعه چهوڑ کر توپ خانه کے لئے دوسري موزوں تر جگه اختیار کي گئي ھے - دهني جانب اوپر کي طرف بلغاریه کا توپخانه ھے ' اور اسکے نیچے بخط مستقیم اتر کر دیکهئے تو عثماني توپ خانه کا مقام نمایاں هو جاتا ھے ' عثماني توپ خانے کي بائیں جانب شتلجا کے قلعه کا جهنڈا لہرا رها ھے ' جو اس وقت خالي کردیا گیا ھے -

آپکے بائیں هاتهه پر سامنے بحرا سود ھے جس کو ایک پل کے ذریعه " خلیج بیوک سکمجه " سے الگ کردیا گیا ھے اور اسي سے شتلجا کا خط دفاع شروع هوتا ھے - بحرا سود میں دو عثماني جنگي جهاز کهڑے هیں ' اور گوله باري کر رهے هیں - جو سلسله عمارات کا دونوں جانب نظر آرها ھے یهي ابادي ھے جو خلیج کي نسبت سے " بیوک سکمجه " اور " ترافیه " کے نام سے مشهور ھے -

ایک شیـر

— * —

جس کو دھوکے سے زخمي کیا گیا

—:•:—

غازي محمود مختار پاشاکے پانوں میں گولي لگنے کا واقعہ مشہور ہوچکا ہے' یہ تصویر عین اُس حالت کي ہے جبکہ وہ زخمي ہوکر گرے تھے -

۱۸ نومبر کي صبح کو غازي موصوف صرف چند ساتھي افسروں کے ساتھہ کیمپ سے نکلے' تاکہ چند گڑھیوں کا معائنہ کریں - کچھہ دور گئے تھے کہ چند بلغاریوں نے اپني کمین گاہوں کے اندر سے موقعہ کي فرصت کو دیکھہ لیا اور پستول کے چھوٹنے کي آواز کے ساتھہ ایک گولي آکر انکے گھٹنے میں لگي -

پچھلے دنوں خبر آئي تھي کہ قسطنطنیہ کے جرمن ہاسپٹل میں زیر علاج ہیں اور صحت کي حالت نہایت طمانیۃ بخش ہے - امید ہے کہ اس وقت تک صحیح و توانا ہو چکے ہونگے -

---

بلغاریا کي وہ پانچ عورتیں جنھوں نے مسلمانوں کے محلے میں آگ لگادي' اور اس خدمت کے صلے میں انکي تصویریں اخبارات نے شائع کي ہیں -

الهلال

۲۱ دسمبر ۱۹۱۲

—*—

الهلال کي پہلي ششماهي جلد
کا اختتام

—*—

گویم غم دل بصرعے چند * زنہار جهان جهان نگویم
از دیده و نیشتر نه گویم * وز دشنه و استخوان نگویم

* * *

کس نیست متاع را خریدار * با انکه بها گران نگویم
صرف نمد و پلاس دارم * حرف خز و پرنیان نگویم
زان رو که خردوران گیتي * رنجند چو قدردان نگویم
ناچار متاع عرضه دارم * بے رونقي دکان نگویم
سرمایه ز دست رفته، وانگاه * گاهے سخن از زبان نگویم
گر تیر به من رسد و گر تیغ * دم در کشم، الامان نگویم

اللہم لا تجعلنا بنعمتک مستدرجین، ولا بثناء الناس مغرورین، و من الذین یاکلون الدنیا بالدین، و صل و سلم علی حبیبک سید المرسلین، و علی اله و اصحابه اجمعین -

—*—

پہنچا تو هوگا سمع مبارک میں حال میر؟
اس پر بهي جي میں آئے، تو دل کو لگایئے!

—*—

الهلال کي جلد هم نے شش ماهی کے حساب سے رکھی هے، تا که مجلد هونے کے بعد موزون ضخامت حاصل کرسکے، پس یه ۲ نمر اسکي پہلي جلد کا آخري رساله هے، اور جنوري سے دوسري جلد شروع هوگی: فالحمد لله فی البدایة و الانتهاء، و الشکر له فی السراء و الضراء،

اگرچه چهه ماه کا زمانه ایک نہایت قلیل زمانه هے، اور انسان کي حیات شخصي میں یه محض بدو طفولیت کا زمانه هوتا هے، جبکه گویا انساني وجود عدم اور وجود کے درمیان معلق هوتا هے، اور تمام جسماني اور دماغي قوتیں پردۂ خفا میں مستور هوتي هیں لیکن تاهم دنیا مزدوروں کي جگهه هے، فلسفیوں کي نہیں هے، کام کرنے والوں کیلیے اسکا ایک لمحه بهي بہت هے، اور بیکاروں کیلیے اسکي پوري عمر بهي زیاده نہیں، انسان کي سب سے بڑي غلطي یه هے که وه همیشه اپنے گرد و پیش کي مجبوریوں سے مرعوب رهتا هے، مگر کبهي خود اپنے اندر کي کمزوري کو نہیں دیکهتا- یه مانا که اپکے هاتهه کي انگلیاں بہت مضبوط نہیں؛ لیکن اپکے دست و بازو کی قوت کو کیا هوا؟ یقیناً عرفي سقراط اور ارسطو سے بہتر هے جبکه وه کہتا هے:

هزار رخنه بدام و مرا بساده دلی
تمام عمر در اندیشهٔ رهائي رفت!

حساب ... ال

همکو کاتبان اعمال کي خبر دیگئي هے جو همارے یمین و یسار هر وقت موجود رهتے هیں، تاکه همارے تمام اعمال قلمبند کرتے رهیں اور جنکي موجودگي مسکین عرفي کو بہت شاق تهي:

رقم کشان یمین و یسار دشمن تو
که مي کنند سخن سنجي و قلمراني

لیکن یه همارې کیسي ناداني هے که هم اپنے اعمال کي کتابت کراماً کاتبین کے ذمے چهوڑ دیتے هیں، پر خود کبهي اپنے اعمال کا احتساب نہیں کرتے؟ بہتر هے که انسان خود هی اس خدمت کو اپنے ذمے لیلے، اور قبل اسکے که "رقم کشان یمین و یسار" اسکا نامه اعمال اسکے سامنے لائیں، چند لمحوں کیلیے خود هي اپنے اوپر ایک نظر احتساب ڈال لے اور اپنے ضمیر کو مخاطب کرکے کہے:

اقرا کتابک، کفي بنفسک الیوم علیک حسیبا (۱۷ : ۱۵)

اپنے اعمال کي اس کتاب کو پڑهلے آج کے دن کسي دوسرے کاتب و شاهد کي ضرورت نہیں، خود تیرے ضمیر هي کا احتساب تیرے لیے کافي هے -

خواهي که عیب هاے تو روشن شود ترا
یک دم منافقانه نشین درکمین خویش

اور في الحقیقت همارے اعتقاد میں انسان کیلیے اصلي "کراماً کاتبین" اور "ترقیم اعمال" خود اسکا ضمیر اور نور ایمان هي هے - قران کریم نے جہاں کہیں احتساب اعمال کا ذکر کیا هے، اگر غور سے دیکهیے تو وهاں اسي ضمیر کے فطري احتساب کي طرف اشاره هے - اعمال حسنه کے وه آثار سرور و انبساط جو چہروں پر سے "نضرة النعیم" کي خبر دینگے، درحقیقت دنیا میں بهي فرشتۂ ضمیر کي تبلیغ بشارت سے موجود هیں، وه "نور ایمان" جسکو "یسعي بین ایدیهم" سے تعبیر کیا گیا هے، یعنے ایک روشني هوگي جو ارباب ایمان کے آگے چلے گي، اور انکي عظمت و جبروت کو تمام صفوف اولین و اخرین میں نمایاں کرے گي، کیا مجبوري هے که اپ اسکو قیامت هي کے دن کیلیے اٹها رکهیں، اور دنیا کو بهي اسکا مصداق [illegible] قرار دیں؟ یوم لا یخزي الله اور وه دن، جبکه الله تعالی اپنے پیغمبر اور

النبي والذين امنوا معه ' نورهم يسعى بين ايديهم و بايمانهم ' يقولون ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا ' انك على كل شي قدير : (٦٧ :) .

ان لوگوں کو جو اسکے ساتهه ایمان لاے هیں رسوا نهیں کریگا ' انکے ایمان کي روشني انکے آگے آگے ' اور دهني طرف ساتهه ساتهه چل رهي هوگي ' اور انکي زبانوں پر یه دعائیں هونگي که خدایا ! اس روشني کو همارے لیے آخر تک قائم رکهیو اور ختم نه کردیجیو ! نیز همارے قصوروں کو معاف کردیجیو ! بیشک تو هر چیز پر قادر هے !!

اس آیت ' اور اسکے مثل صدها آیات میں قران کریم نے ارباب ایمان کے جن نعائم اور ابتهاج و سرور کا ذکر کیا هے ' یه وهی حالات هیں ' جنکو دنیا میں هر نیک هستي اپنے اعمال حسنه کا احتساب کرکے اپنے سامنے مشاهده کرسکتي هے -

جن لوگوں نے اپنے تئیں نفس کے تسلط سے نکال کر خدا کے هاتهوں میں دیدیا هے ' اور جنکے کاموں نے " ایمان و ایقان " کي روح اپنے اندر پیدا کرلي هے ' وہ جب اپنے اعمال کا احتساب کرتے هیں تو یقیناً خوشیوں اور راحتوں کي ایک جنت میں هوتے هیں ' جس پر سرور دائمي اور عیش سرمدي کي فضا چهائي هوئي هے ' جسکے اندر شادماني و کامراني کي نهریں بهه رهي هیں ' جسکا کونه کونه سکون ابدي کے حسن و جمال سے " حور مقصورات " کا جلوہ گاہ هے ' جسکي هر جانب سے " سلم علیکم طبتم فادخلوها خالدین " کے نغمات خوش آهنگ بلند هو رهے هیں ' جهاں نامرادي و حرمان کے فغان و ماتم کي جگهه هر زبان پر " الحمد لله الذي اذهب عنا الحزن " کا ترانۂ شکر جاري هے ' جهاں ناکامي و خجالت کي تپش و حرارت کا نام و نشان نهیں ' کیونکه کامیابی کے عیش و سرور کے اس تخت طمانیت پر بٹها دیے گئے هیں ' جهاں تیک لگاکر جس کسي کو بٹها دیا جاتا هے ' پهر اسے کسی مخل راحت حرکت سے سابقه نهیں پڑتا : متکئین فیها على الارائك ' لا یرون فیها شمساً ولا زمهریرا :

کلا ' ان کتاب الابرار لفي علیئین و ما ادراک ما علیون ؟ کتاب مرقوم ' یشهده المقربون ' ان الابرار لفي نعیم ' على الارائك ینظرون ' تعرف في وجوههم نضرة النعیم ' یسقون من رحیق مختوم ' ختامه مسك ' و في ذالك فلیتنافس المتنافسون (٨٣ : ١٨)

بیشک نیک اعمال لوگوں کے اعمال اعلی درجه کے لوگوں کي فهرست میں لکهے جاتے هیں ' اور تم جانتے هو که وہ فهرست کیا چیز هے ؟ وہ ایک کتاب اعمال هے ' جو همیشه لکهي جاتي هے ' اور مقربان بارگاہ الهي اسکے شاهد و گواہ هیں ' یقیناً ان نیک اعمال لوگوں کي زندگي نهایت ارام اور راحت میں هوگي ' وہ سکون و طمانیة کے تخت پر بیٹهے هوے بهشت کي سیر کر رهے هونگے - تم اگر انکو دیکهو تو خوش حالي کي تر و تازگي ان چهروں سے نمایاں هو - انکو حیات سرمدي کي وہ شراب خالص پلائي جاے گي ' جسکي بوتلیں سر بمهر هونگي اور ان پر مشک کي مهریں لگي هونگي - پس یه زندگي هے ' که تقلید کرنے والوں کو اسکي تقلید کرني چاهیے !

لیکن جن لوگوں کي زندگي روح ایماني سے خالي هوتي هے ' جن کے اعمال سلطنت الهي کے ماتحت نهیں ' بلکه قوت شیطاني کے تخت کے سایے میں انجام پاتے هیں ' خواہ دنیوي ساز و سامان اور مادي اسباب و جمعیت کتني هي فراهم کرلیں ' لیکن بالاخر جب ضمیر کي آواز انکے کانوں میں آتي هے ' اور وہ اپنے نامۂ اعمال کو اپنے سامنے رکهتے هیں تو حرمان و نامرادي رسوائي و خجالت سے انکے چهرے سیاہ پڑجاتے هیں اور " نور ایمان " کي جگهه ضلالت کي تاریکي کو اپنے هر طرف محیط پاتے هیں :

و ترى الظالمین مشفقین مما کسبوا ' و هو واقع بهم ' والذین امنوا و عملوا الصالحات في روضة الجنت لهم ما یشاؤن عند ربهم ذلك هو الفضل الکبیر (٤٢ :)

اور نافرمانوں کو تم دیکهو گے که انهوں نے جیسے جیسے عمل انجام دیے هیں اسکے وبال سے ڈر رهے هونگے (یعني انکا ضمیر ڈرا رها هوگا) حالانکه اسکے نتائج انکو ضرور بهگتنے هیں - اور (البته) جو لوگ ایمان لاے اور اعمال حسنه انجام دیے تو وہ ضرور بهشت کے سبزہ زاروں میں هونگے ' جو کچهه وہ چاهیں گے ' انکے پروردگار سے انکو ملے گا ' یهی بدله هے ' جو نیک کام انجام دینے والوں کیلیے سب سے بڑا فضل الهي هے -

پس در حقیقت احتساب اعمال ' اور ضمیر کي ملامت یا اسکي تحسین ' یه جنت و دوزخ کي دو زندگیاں هیں ' جو اس دنیا میں هر انسان کے لیے عاقبت کار میں موجود هیں ' اور هر عامل وجود جو اپنے اعمال گذشته کا احتساب کرے ' ان دونوں حالتوں کو اپنے سامنے پا سکتا هے - یهي انسان کیلیے اصلي نامۂ اعمال ' اور یهي هر وقت اسکے یمین و یسار مصروف رهنے والا قلم احتساب هے ' اور یهي هے جسکے احتساب سے کوئي فرد بچ نهیں سکتا ' کیونکه یه انسان سے باهر نهیں ' بلکه انسان کے اندر موجود هے ' اور اسکے نتائج کي فرد کو همیشه اسکي آنکهوں کے سامنے کردینے والا هے :

و کل انسان الزمناه طائره في عنقه ' و تخرج له یوم القیامة کتاباً یلقاه منشورا (١٧ : ١٥)

اور هم نے هر انسان کے عمل کي برائي اور بهلائي کے نتائج کو خود اسکے وجود کے اندر اسطرح رکهدیا هے گویا اسکے گلے کا هار هے ' اور قیامت کے دن هم اسکے اس نامه اعمال کو نکالکر اس کے سامنے کردینگے اور وہ اسکو اپنے سامنے کهلا هوا دیکهے گا -

اس بنا پر ضرور هے که چهه ماہ کي مدت خواہ کتني هي اقل قلیل مدت هو مگر هم اپنے کاموں کا آج احتساب کریں ' اور دیکهیں که اس عرصے میں الهلال اور اسکي دعوت کا کیا حال رها ؟

اسمیں شک نهیں که هم اس گذشته چهه ماہ کي مدت پر نظر ڈالتے هیں ' تو بے اختیار اقرار کرنا پڑتا هے که جو کچهه کرنا تها ' وہ هم سے نهوسکا ' اور جو کچهه کرسکتے تهے ' وہ نه کیا - نفس کي کمزوریاں همیشه عمل میں هارج رهیں ' اور همت کي پستي نے همیشه بام مقصد تک پهنچنے میں لیت و لعل کیا ' هم کو معلوم هے که الله کے لطف و کرم نے ایک بڑي جماعت پیدا کردي ' جو شاید هماري خدمات کي نسبت مایوس نهیں هے ' اور اگر تحسین کي نهیں ' تو ملامت کا بهي مستحق نهیں سمجهتي - لیکن تاهم اسکو کیا کریں که خود اپنے تئیں دیکهتے هیں ' تو تحسین کا نهیں بلکه ملامت هي کا مستحق سمجهتے هیں :-

رستم ز مدعي بقبول غلط ' ولي
مي تابم از شکنجۂ طبع سلیم خویش

هم نے در حقیقت اس فرصت سے کچهه بهي فائدہ نهیں اٹهایا ' اپنے ارادوں میں سے بڑے بڑے ارادے ذهن و تخیل سے آگے نهیں بڑهے ' اور اکثر چیزیں تو دماغ سے قلم تک پهنچ هي نه سکیں - مضامین میں همیشه ابتري رهي ' کئي اهم ابواب شروع هي

نہیں ہوے ' اکثر چیزوں کی لکھنے کی نوبت نہیں آئي اور جو لکھي گئیں ' وہ شائع نہیں هوئیں ' الهلال کے علاوہ جو علمي خدمات پریس کے متعلق تهیں ' وہ تقریباً شروع هوئیں بهي تو انکي رفتار نہایت سست رهي - دفتر کي انتظامي حالت بهي پوري طرح درست نہوسکي ' اور اکثر لطف فرماوں کو شکایتوں کا موقعہ ملا ' بہ حیثیت مجموعي هم دیکھتے هیں تو اسوقت یہ گذشتہ چهہ ماہ کي مدت کمزوریوں اور غفلتوں کے سوا کچهہ اپنے اندر نہیں رکهتی اور خواہ نفس مدح طلب کتنا هي مضطر هو ' مگر حق یہ هے کہ هم اپنے تئیں کسي طرح بهي مستحق تحسین نہیں سمجهتے

* * *

لیکن اگر بار بار اپني حالت کا افسانہ دهرانا داخل شکایت نہوتا (اور وہ رحیم و کریم هر حال میں شکر هي کا مستحق هے) تو شاید هم اس وقت اپني کمزوریوں کو کسي قدر تفصیل سے عرض کرتے - یہ چهہ ماہ کا زمانہ جس حال میں بسر هوا هے ' اور الهلال کے ۲۴ پرچے جس عالم میں مرتب کیے گئے هیں انکي سرگذشت اب کیا کهیے کہ وقت گذر چکا هے ' اور سامنے ماضي نہیں بلکہ مستقبل هے ' في الحقیقت همارے حالات ابهي اس کے بالکل مقتضي نہ تهے کہ الهلال کي اشاعت شروع کر دي جاتي لیکن مہلت کے انتظار نے همیں اسقدر مضطرب کردیا تها کہ مزید صبر کي طاقت جواب دیچکے تهے خیال کیا کہ جو چیز شاید کبهي بهي ملنے والي نہیں هے ' اسکے انتظار میں کب تک زندگي کو صرف لا حاصل کیا جاے ' اور خدا کا دیا هوا دماغ اور اسکا بخشا هوا قلم کب تک معطل رکها جاے ؟ بہتر هے کہ موجوں کے فرو هونے کے انتظار کي جگہ موجوں میں پڑکر تیرنے کي کوشش کي جاے ' اور راہ کے خالي هونے کي توقع کہ جگہ صفوں کو چیر کر راہ پیدا کرنے کي جستجو کي جاے - بالآخر هم نے گذشتہ جولائی میں متوکلا علی اللہ کام شروع کردیا -

دنیا کے کاموں میں همیشہ اسباب مادي اور ساز و سامان دنیوي کي موجودگي ' دل کي قوت ' اور همت کي استواري کا ذریعہ هوتي هے ' روپیہ کي کثرت ' مددگاروں کي معیت ' اور اثار نفع عاجل کا اجتماع ' یہي چیزیں هیں ' جن پر اس عالم اسباب میں بهروسہ کیا جاتا هے ' لیکن یہاں انمیں سے ایک شے بهي میسر نہ تهي ' البتہ ایک چیز تهي ' جسکي طاقت بخشي عالم مادي سے ماورا ' اور جسکي جرات افزائی ساز و سان دنیوي سے بے پروا هے ' اور یہ اس امر کا یقین کامل اور ایمان واثق تها کہ " خلوص کیلیے موت نہیں ' اور حق و صداقت کیلیے نا کامي نہیں " دنیا میں هر چیز مٹ سکتي هے ' پر حق اور صداقت هي ایک بیج هے جو پا مال نہیں هو سکتا - و اللہ سبحانہ یقول " انی لا اضیع عمل عامل منکم من ذکر و انثی "

* * *

اس حکیم کریم کي اس نیرنگ سازي کو کیا کہیں کہ جس وقت تک الهلال جاري نہیں هوا تها ' اس وقت تک پهر بهي دن کے چند گهنٹے اور رات کا ایک پهر گوشہ گیري کیلیے میسر آجاتا تها ' لیکن الهلال کا ابهي اعلان هي شایع هوا تها کہ مصایب ابتلا کا بهي ایک نیا سلسلہ شروع هوگیا ' اور جو کچهہ میسر تها ' وہ بهي اپني بد اعمالیوں کي پاداش میں چهین لیا گیا - ناظرین نے همیشہ اچهي بري صورت میں الهلال کا هر نمبر اپنے سامنے موجودہ پایا هے ' انهیں کیا معلوم کہ وہ کس عالم اور کس حالت میں مرتب کیا جاتا تها ؟ جن مضامین کے حسن و قبح کي نسبت وہ راے قائم فرما رهے هونگے - انهیں معلوم نہیں کہ ان میں سے اکثر مضمون بسا اوقات رات کے دو تین بجے ایک بستر مریض کے قریب بیٹهکر اس حالت میں لکهے گئے هیں جب کہ دل ' نفس علائق پرست کي کمزوریوں سے بیقرار ' اور دماغ مسلسل شب بیداریوں کي وجہ سے قلم کے اختیار میں نہ تها - اکثر اوقات ایسا هوا هے کہ اخبار کي اشاعت کے وقت میں صرف ایک رات کا وقفہ باقي رهگیا هے ' اور کمپوزیٹروں کو رات بهر روک کر بیمار و تیمار دار دماغ پر جبر کیا گیا هے کہ رات کے چند گهنٹوں کے اندر صفحہ (۲) سے (۸) تک کا مضمون طیار کردے ' علی الخصوص گذشتہ ماہ صیام مبارک جس عالم میں بسر هوا ' اور جسطرح پانچ پرچے مرتب هوے ' اسکي حالت صرف اس علیم و خبیر هي کو معلوم هے ' جس کو شاید اپنے بندوں کي ابتلا و ازمایش سے بڑهکر اور کوئي بات پسند نہیں - یہاں تک کہ آخر میں مجهکو یقین هوگیا تها کہ شاید جس صلح کے اعتماد پر دنیا کے کار زار میں فتح یاب هونے کا گهمنڈ رکهتا تها ' وہ ابهي منظور نہیں هوئي ' اور اوس خداے قدوس کو گوارا نہیں کہ اسکے کلمۂ مقدس کي خدمت کا شرف میرے پر معاصي وجود کي شرکت سے ملوث هو!

ما اصابک من حسنة فمن اللہ ' و ما اصابک من سیئة فمن نفسک (۳ : ۸۲) و ماظلمهم اللہ و لکن کانوا انفسهم یظلمون (۳ : ۱۱۴)

هم نے ان حالات کو " مجبوریوں " کي جگهہ " کمزوریوں " کے لفظ سے تعبیر کیا ' کیونکہ انسان اپنے اندر اور باهر کے جن حالات کو مجبوریوں سے تعبیر کرتا هے ' فی الحقیقت اوسکے نفس کي کمزوریاں هي هیں - دنیا دار العمل هے ' اور جو کام کرنے والے هیں وہ باغ و چمن کے گوشوں هي میں نہیں بلکہ کانٹوں پر چلکر بهي کام لیتے هیں - خدا نے هم سے کوئي معاهدہ نہیں کیا هے کہ وہ همارے وهم و خیال کے پیدا کیے هوے اسباب راحت ضرور مہیا کر هي دیگا ' زندگي ایک میدان جنگ ' اور یہاں کام کرنے کے یہي معنے هیں کہ تلواروں کے سایے اور نیزوں کي قطاروں کے نیچے رهکر کام کیا جاے دریا کي موجوں میں سے تیرنے والے اپني راہ پیدا کر لیتے هیں ' لیکن کنارے کے عافیت پسندوں کیلیے انتظار کے سوا کچهہ نہیں هے - پس یہ جو کچهہ تها ' خواہ کتنا هي سخت و شدید هو ' لیکن پهر بهی هم اسے اپنے لیے کوي قوي عذر جرم نہیں سمجهتے ' اور صاف صاف اپني کمزوري کا اقرار کرتے هیں کہ اس چهہ ماہ کے عرصے میں جو کچهہ هم کر سکتے تهے ' افسوس کہ هم نے نہیں کیا !

البتہ یہ هماري کمزوریاں تهیں لیکن ذرہ روشني سے محروم هے ' تو آفتاب درخشان تو اپنے نور و ضیا کي بخشش سے عاجز نہیں ؟ باغبان کا ضعف اگر اس کو مہلت نہیں دیتا کہ بیج بو کر اسکي آبیاري کرے ' تو باران رحمت کي فیضان بخشي تو اسکے ضعف کي تلافی کر سکتي ؟ یہ سچ هے کہ هم کمزور تهے اور کمزوریوں میں مبتلا ' لیکن وہ حکیم و قدیر تو کمزور نہ تها جو حق کو باوجود اسکے بے ساز و سامان هونے کے نصرت بخشتا ' اور ضلالت کو باوجود اسکي طاقت و شوکت کے شکست دلاتا هے ؟

اللہ ولی الذین آمنوا	اللہ ایمان والوں کا حامي اور مددگار هے '
یخرجهم من الظلمات	وہ انکو تاریکي سے نکالتا اور کامیابي و با مرادي
الی النور ' و الذین	کي روشني میں لاتا هے - اور جن لوگوں
کفروا اولیاءهم	نے راہ کفر و ضلالت اختیار کي ' سو انکے
الطاغوت یخرجونهم	حامي انکے بناے هوے معبودان باطل
من النور الی	هیں ' وہ انکو روشني سے نکالکر اور تاریکي
الظلمات اولائک	میں مبتلا کرتے هیں ' یہي لوگ اصحاب

اصحٰب النار هم فیها [illegible] ہیں اور آتش ناصبوری میں ہمیشہ خالدون (۲ : ۲۵۷) جلنے والے ۔

اسکا ایک اور اعتقاد رکھنے والوں سے وعدہ ہے کہ وہ کبھی انکو دنیا میں ذلیل و رسوا نہیں کریگا ' نہ جھکے ہوے سروں اور عزت کی بلندی بخشتا ہے ' اور گو وہ خود اسکے ہی ذلیل و حقیر ہوں پر وہ انکو ایسا سر [illegible] انکی عزت پر اپنی عزت کی مہر لگا دیتا ہے کہ : یوم لا یخزی الله [illegible] (مکلم و عواقب امورکا) دن ' جبکہ الله النبی و الذین ' اپنے رسول اور ان لوگوں کو جنہوں نے اسکی معیت [illegible] کا شرف حاصل کرلیا ہے ' کبھی رسوا اور [illegible] ذلیل نہ کریگا ' اور انکی کامیابی اور کامرانی [illegible] کی شمع انکے آگے جلتی ہی ۔

گرمن آلودہ دامنم چہ عجب '

همه عالم گواہ عصمت اوست !

اس بنا پر اپنے کاموں پر نظر ڈالتے ہیں تو حالات و نتائج میں ایک انقلاب ہو جاتا ہے ' اور منظر بالکل بدل جاتے ہیں ' پہلے اپنی [illegible] کی وجہ سے اگر اپنا وجود ضعیف و حقیر نظر آتا تھا ' تو اب اس قوی و عزیز کی نصرت و معیت سے طاقتوں اور قوتوں کا ایک [illegible] مجسم نظر آتا دکھائی دیتا ہے ' پہلے اگر اپنے قصوروں کی وجہ سے [illegible] کا سر جھکا ہوا تھا ' تو اب اسکی عزت [illegible] سے سر افتخار بلند نظر آتا ہے پہلے چونکہ ایک انسانی هستی کے کاموں پر نظر تھی ' اسلیے عجز و تذلل کے سوا چارہ نہ تھا ' پر اب انسانی ہستی پر نہیں ' بلکہ الہی اعمال پر نظر ہے ' اسلیے الحمد لله کہ عدم و نصرت کی عزت و عظمت سے ہم شاد ہیں ۔

گرچہ خوردیم ' نسبتی است بزرگ

ذرۂ آفتاب تابانیم ' !

• • •

[illegible] الہلال اس عالم میں نکلا ' اور پھر اس حالت میں جاری رہا [illegible] ایک نئی [illegible] تھا ' اور اس طرح [illegible] میں آج دو برس سے برابر موجود ہے ' [illegible] رسالہ نہیں اس [illegible]

[illegible]

• • •

[illegible] الہلال اور اسکی [illegible] کے [illegible] حالت [illegible] موجودہ [illegible] رہی ہیں '

صرف چند ضروری معروضات الہلال کی مالی حالت کی نسبت پیش کر کے پہلی جلد کو ختم کرتے ہیں -

الہلال کی مالی حالت اور اسکی ادائے [illegible]

اس امر کے ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں گذشتہ چھہ ماہ کے عرصے میں ہم نے الہلال کی نسبت کبھی ایک حرف بھی نہیں لکھا ' اور نہ کبھی ناظرین کو اس کی نسبت کوئی زحمت دی ' ہم نے اس طرف سے بالکل خاموشی کا ارادہ کرلیا تھا اور الحمد لله کہ اس ارادے کو اسوقت تک نبھایا - لیکن اب ' جبکہ چھہ مہینے کے اندر ہم نے کم از کم الہلال کے کاموں کا ایک نمونہ آپکے سامنے پیش کر دیا ہے ' اتنا عرض کردینا ضروری ہیں کہ اب آخری فیصلہ کرنے کا وقت آگیا ہے - اس وقت تک اخبار کی مالی حالت جیسی [illegible] رہی ہے اسکی نسبت صحیح اعداد و شمار انشاء الله ایندہ درج میں دیکھینگے ' لیکن سردست اب اس سے اندازہ کرلیجیے کہ صرف چھہ ماہ کے اندر کم از کم چھہ ہزار روپیہ علاوہ مصارف ابتدائی اور علاوہ خریداری کی ماہوار آمدنی کے صرف کرچکے ہیں اور ابھی سالانہ خریداروں کا چھہ ماہ دفتر کے ذمہ واجب الادا ہے '

اگر آپ الہلال کے قیام کو ضروری سمجھتے ہیں تو دفتر اسی طرح کا مالی بار آپکے ذمے نہیں ڈالنا چاہتا ' اور نہ قیمت بڑھانا چاہتا ہے جسکا آسے واقعی حق تھا ' صرف اتنے کا طالب ہے کہ موجودہ خریداران الہلال میں سے ہر بزرگ کم از کم دو خریدار نئے پیدا کریں اور اگر اتنا ہوگیا ' تو دفتر کے مالی اطمینان کیلیے کافی ہوگا -

یہ پہلی درخواست ہے جو الہلال کے صفحات پر درج کی گئی ہے ' اگر آپ متوجہ ہوں تو موجب تشکر ' ورنہ [illegible] کہ نہ تو اصرار ہے اور پھر اسکا اعادہ ' ہم نے پہلے ہی دن عرض کردیا تھا :

گل فشانند نہ بستر همه جون عرفی و من

منت خس حسم و در بستر خواب اندازم

خون ناحق

یورپ بدن افواج اسلام اور مسلمانوں کو معصوم دھم سے [illegible] کے پردے میں خفیہ سازشیں ہو رہی ہیں - اگر آپ اس سربستہ راز کا پورا پورا انکشاف چاہتے ہیں تو کتاب **خون ناحق** کا مطالعہ کیجیے - جسمیں سواحل طرابلس پر اٹلی کے [illegible] اور اسکی دل ہلا دینے والی صورت میں پیش کیا گیا ہے [illegible] ایک نظر دیکھنے ہی [illegible] کی [illegible] میں [illegible] ہو جاتا ہے - **خان بہادر لسان العصر مولانا سید اکبر حسین صاحب جج الہ آبادی مدظلہ** [illegible] میں " خون ناحق " [illegible]

[illegible] مسلمانوں کے دلوں پر [illegible]

[illegible] کی [illegible] اور بہت سے بزرگوں اور مشہور اخباروں [illegible] میں - [illegible] میں بقول **فاضل اڈیٹر الہلال**

اصل کی [illegible] مطبوعات میں اسکا مقابلہ نہیں [illegible]

سائز ۲۰ × ۳۰ - صفحے ۱۲۸ [illegible]

[illegible] مجلد ایک روپیہ چار آنہ غیر مجلد ایک [illegible]

ملنے کا پتہ :-

محمد انوار هاشمی - مہتمم [illegible]

[illegible] - میرٹھ

شؤون عثمانیه

ولایت کی ڈاک

—*—

غنیم کي افواج میں هیضه کي شدت

—*—

جنگ بلقان کے قتل و غارت او هیضه کی شدت نے اور مهیب بنا دیا هے - بلقاني افواج میں اسکي شدت ایسی بڑھي هوئي هے که انکا آگے بڑھنا دشوار هے - جهاں جهاں جاتے هیں' اسکو پهیلاتے جاتے هیں - اموات کي کثرت نا گفته به هے - ایک روز تو پانچ هزار تک تعداد پهونچگئي تهي - طبي انتظامات اچهے سے اچهے کیوں نه هوں پهربهي اس شدت کو روکنا دشوار معلوم هوتا هے - ریلوے پلیت فارم مریضوں اور مرنے والوں سے بهرے هوتے هیں (هادم کوي) کي سڑک پر تو کشتوں کے پشتے لگے هیں - انمیں زیاده تر وه مریض تهے جو هیضه میں مبتلا هوتے هی شهر کے هسپتال کیطرف جاتے جاتے مرگئے -

(ڈیلي نیوز)

باني فساد کون هے ؟

—*—

" تو پهر جنگ کون کرا رها هے ؟ " اسکا جواب یورپ کے اوس محکمه سے ملیگا جسکو یورپ کے راز داران سیاست سے تعلق هے - جو آدمیوں کي جان کے ساتهه ایک مدت سے وه چال چل رهے هیں جس سے شطرنج کي سطح پر پیادوں سے کام لیا جاتا هے - اور جو حکمت عملی کے مقولوں اور مثلوں کے دام تزویر میں اسطرح الجهے هوئے هیں که اصلي تکلیف کے وجود کو (جسکے ساتهه وه مهملات سے کام لے رهے هیں) محسوس هي نهیں کرتے - پس اسطرح جنگ اوسوقت تک بڑهتي هی چلي جائیگي' جب تک که وه بڑي جماعتیں جو پیشه ور چالبازوں اور خواب دیکهنے والوں سے بهري هیں - دنیا میں باقي رهیں گی' وه دائمي صلح پیدا نه کرینگے کیونکه یه نا ممکن هے' بلکه یهه اراده ظاهر کرینگے نه صرف انصاف' جواز' اور ترقي کے لئے لڑائیاں لڑي جائیں - اگر وه الفاظ جو امن کے متعلق هیں کبهي زبان سے نکالنے کے لئے هوتے تو اسوقت سے زیاده بهتر کوئي موقع نه هوتا - لیکن همیں یقین هے که وه اوسوقت زبان سے نکالے جاینگے جب موقع باقي نه رهیگا " -

(ٹائمز لنڈن)

یونانیوں کي سر فروشي

—*—

" ممالک متحده امریکا میں یونانیوں اور دیگر مسیحي اقوام کي وطن پرستي کے متعلق سر فروشي کے واقعات بیان کئے جاتے هیں - سان فرانسسکو میں ایک یوناني تها' اوسنے اپنا ایک قهوه خانه دو باؤنڈ دو شلنگ میں فروخت کردیا جسکي اصلي قیمت دو هزار پاونڈ تهي - اگر وه میدان جنگ سے آگیا تو پهر اپنا کار و بار شروع کریگا اور اگر لڑائي میں کام آگیا تو مزید قیمت دیے بغیر قهوه خانه خریدار کا هو جایگا - نیو یارک میں سرویوں کا ایک عظیم الشان جلسه هوا - اوسمیں صدر نشیں نے جب کها که دس هزار پاونڈ کا چنده میں دیتا هوں " تو ایک شخص جو ظاهرا دریوزه گر معلوم هوتا تها نزدیک هي سے اوٹها اور کهنے لگا :- میرا نام میلان یووانو وچ هے - میں بخوشي میدان جنگ میں جاؤنگا - لیکن میري ایک بیوي اور چند بچے هیں اور مقام مونطانا میں کچهه جایداد بهي هے میرے پاس کل سات هزار پاونڈ هیں - جس میں سے پانچ هزار سرویا کو دیتا هوں - " یهه کهکر اوسنے ایک تهیلا دکهایا جس میں نوٹ بهرے تهے اور اوسیطرح صدر نشیں کے حواله کردیا - "

(منچسٹر گارجین)

قسطنطنیه کی حالت

—*—

مسٹر گیٹس رابرٹ کالج واقع قسطنطنیه کے صدر هیں - ۲۴ نومبر کو انهوں نے اخبار ٹایمز کے نام لکها تها - " جنگ کے زمانه میں شهر کو با امن رکهنے کے لئے سلطان کي گورنمنٹ نے جس قابلیت ' عقلمندي اور سختی سے کام لیا هے وه حد درجه قابل ستایش هے - مسٹر گیٹس کا بیان هے که اس کار روائي میں گورنمنٹ کو سخت دقتیں پیش آئیں - سیاسي جماعتوں نے تو ایسي کوشش کي تهي که گورنمنٹ کا زور کم هو جاتا اور شاه فرڈیننڈ کے اعلان سے مذهبي جذبات حد درجه اُبهرنے لگے تهے ' لیکن ان مصایب پر بهي شهر میں شورش نه هوئي - اس اعلی انتظام پر مسٹر گیٹس اظهار تعجب کرتے هیں - وه کهتے هیں که غیر ملکوں کے اخبارات میں جو خبریں شایع هوئي هیں وه نامه نگاروں کے اون خیالات کے نتایج هیں جو اونکے دماغ میں تهے - حالانکه صورت حال کچهه اور هي هے اور خفیف سي مدت جنگ میں قسطنطنیه میں حد درجه امن قایم رها هے - ترکوں نے ساري مصیبتوں کو بڑي خود داري اور تحمل سے برداشت کیا هے - "

مسئله صلح

—*—

التواے جنگ مابین ترکي و ریاستهاے بلقان کے مسوده میں یهه مذکور هے که آٹهه دن تک جنگ ملتوي رهیگي - اس اثناء میں دونوں حریف جهاں هیں' وهیں اپنے سامان درست کرلیں - مسٹر ڈونو هو نامه نگار ڈیلی کرانیکل متعینه قسطنطنیه کا بیان هے که " پیغامات اور آپس کي گفتگو کا نتیجه التواے جنگ هوا - باوجودیکه اس امر کا یقین هے که صلح شرطیه هوگي " - ڈیلي ٹیلیگراف کے نامه نگار متعینه قسطنطنیه کا بیان هے که " مسوده التواے جنگ پر دستخط کرنے کے لیے مزید وقت جو دیا گیا هے ' وه اسلیے هے تاکه یونالي نائب دستخط کرنیکي اجازت حاصل کرسکیں - مسوده میں صرف ۴۸ گهنٹے کي مهلت هے - اوسکے بعد اسکي اطلاع هے که اگر گفتگو سے صلح غیر ممکن ثابت هوئي تو جنگ پهر چهڑ جائیگي - سواے اون پرانے افسروں کے جو دوباره جنگ کے اجرا کو مهمل سمجهتے هیں ' تمام ترکي افواج صلح کي حد درجه مخالف هے - سینکڑوں ترکي عورتیں اپنے شوهروں کے هاتهه بٹا رهي هیں جو دهس بندي میں مصروف هیں - اڈریانوپل میں رسد فراهم کرنے کا مسئله معمه کو حل کر دیتا هے - اس کام کو کریگا کون ؟ اطراف و جوانب کے گاؤں بالکل غارت و برباد هوگئے هیں ' اور اسلیے سامان قسطنطنیه سے لایا جاے گا - اس کام کے لئے بلغاریوں کي

رضامندي كي ضرورت هوگي كه ريلوے كو استعمال كرنے ديں " -

ڈيلي ميل كے نامه نگار متعينه صوفيا كا بيان هے " بلقاني رياستين تركي سے ۴۸۰۰۰۰۰۰ پاؤنڈ تاوان جنگ طلب كرنا چاهتي هيں علاوه ازاں يهه بهي كه سواے قسطنطنيه و در دانيال كے تركي جمله يوربين مقبوضات انكے حواله كردے "

خبررنكي وسطي ايجنسي مظهر هے كه " بلغاريا و ديگر رياستوں ميں ناچاقي پيدا هوگئي هے ' جسكي وجه شاه فرڈينڈ كي بے حد طماعي اور يه خواهش هے كه بلقانيونكو محكوم بنائے - سب سے پہلے سالونيكا پهونچنے كي كوشش ميں بلغاريوں نے جبريه دهاوے سے كام ليا هے - حالانكه يه نه سمجهے كه جنگ كا موقعه اونكے شتلجا ميں يك جا هونيكي ضرورت كو ظاهر كر رها هے - يوناني جماعتونميں بمقام ايتهنز يه خيالات ظاهر كيے جارهے هيں كه صلح كي گفتگو كا باني شاه فرڈيننڈ بلغاري هے جسكا اراده هے كه يونانيوں كو تباه كركے خود بادشاه بن بيٹهے "

تركي افسرونكي جانبازي

— * —

" جب بلغاري تار پيڈو نے تركي جنگي جهاز (حميديه) كو سواحل بحر اسود پر سوراخ دار كرديا تو اوسكے افسروں نے بڑي بهادري سے كام ليا اور مردانگي و همت كي اعلى مثال دكهاتے هوے سمندر كے درميان سے جهاز كو نكال لے گئے اور اپني حالت پر اوسكو گولڈن هارن لے آے - جهاز حميديه نے تمام اهل جهاز كو ليكر اسطرح سمندر كو طے كيا كه صرف آٹهه انچ اوسكے اوپر كا حصه پاني سے نكلا هوا تها -

لندن ۲ دسمبر كو ڈيلي كرانيكل كو قسطنطنيه سے مسٹر ڈونو هو تار ديتا هے " جب سے تركي فوج هٹ كر شتلجا ميں مجتمع هوئي هے اسي هزار (۸۰۰۰۰) سے بهي زياده نئي اور تازه دم افواج ايشياے كوچك سے پهونچ چكي هيں - تركي افواج كے پڑاو سے چهه ميل مغرب كي طرف بلغاري دهس بندي ميں مشغول هيں

مصائب جنگ

— * —

" صرف يهي نهيں هے كه جنگ بلقان ميں بهت سي قديم طرز كي بيرحميان هوئيں هيں جنميں ايك مثال بهي ايسي نهيں هوئي كه اِن بيرحميوں كے كم كرنے كي كوشش كي گئي هو " اخبار ٹيليگراف كهتا هے كه " صرف يهي نهيں هے كه بدله لينے كے ليے مخاصمت كے جذبات ايسے اُبهرے هوے هيں جسكو مسلم يورپ نے پشت ها پشت سے نه ديكها هوگا - يهي نهيں هے كه دونوں جانب كے هزاروں بيكس زخميوں كو قبل از وقت ايسي موت نصيب هوئي هے جسكا خيال ميں آنا بهي محال هے ' بلكه هم ديكهتے هيں كه واقعات قتل عام اور بيماريوں كے پهيلنے سے حادثات بهي بے حد هوئے هيں - همين يه بهي ذهن نشين كرنا چاهئے كه عداوتوں اور كينوں نے مصائب ميں اور اضافه كرديا هے اور جو لوگ نهيں لڑ رهے هيں اُن پر بهي ايسي تباهي آرهي هے كه همارے زمانه ميں كسي جنگ ميں نهيں آئي هوگي - نيم متمدن كسانوں كي غربت و افلاس ' اُنكا خوف ' اُنكى بيكسي يه ساري برائيان خاص كر اسي جنگ سے پيدا هوئي هيں - وه پناه گير جو قسطنطنيه سے باهر كے مقبروں ميں شب باش هوتے هيں ' ايك جماعت اُس بے خانما فوج كي هے ' جو مبتلاے فلاكت هے " -

جرمن پوليس كے احكام

—)*(—

" ۱۸ نومبر كو برلن ميں مسلسل جلسے منعقد هوے جنكے مقاصد يهه تهے كه جنگ بلقان كو روكا جاے اور دول يورپ اپني سازشوں سے باز آجائيں تاكه عالمگير جنگ پيدا هونے سے رك جاے - اس كے علاوه جرمن كي پوليس نے ايك فرمان بهي شايع كرايا هے كه جلسونميں سواے جرمن زبان كے اور كسي زبان ميں گفتگو نه كي جاے - اس سے غرض يهه هے كه جرمن كي خارجي پاليسي كو اسي دوسرے طريقه كي ترغيب نه دي جاسكے - چنانچه مسٹر رو گراڈي نے جو انگريزي مزدوروںكا ليڈر هے ' اراده كيا تها كه انگريزي ميں گفتگو كرے ' ليكن روك ديا گيا اور اوسكي تحرير كو انگريزي سے جرمن ميں ترجمه كر كے سنايا گيا " -

عثمان نظامي پاشا

—:*:—

" عثمان نظامي پاشا تركي سفير متعينه برلن يك بيك قسطنطنيه طلب كرلئے گيے ' صلح كے متعلق جمله امور ان كے سپرد هوئے هيں - برلن ميں ايك ملاقات كے موقع پر انهوں نے سخت افسوس ظاهر كيا كه اس كام كے ليے اونكو كيوں منتخب كيا گيا - اونهوں نے علانيه كها كه اوس مسوده صلح پر جسكا به ظن غالب يهي نتيجه هوگا كه حكومت عثمانيه كے مزيد حصے الگ هوجاينگے - دستخط كرنے سے بيشتر بهتر تها كه ميں اپنا هاتهه كاٹ كر پهينك ديتا - انكے خيال ميں كسي حيثيت سے بهي حالت اسقدر نا اميد نهيں هے كه تركي صلح كے ليے مجبور هو -

سرويا كي غير معمولي اميدوں كي نمايش كے خلاف با اثر آوازيں بلند كي جارهي هيں - ان دو اقوام ميں سفارت كے متعلق جو واقعه ظهور ميں آيا تها وه غالباً طے پا گيا - اور باوجوديكه اس سے بهي بڑهكر اهم مسئله سرويا كے ليے بحر ادريا ٹك پر ايك بندر حاصل كرنے كا يورپ كو اضطراب ميں ڈالدينے كي دهمكي دے رها هے ليكن پهر بهي يهاں عام راے يه ظاهر كي جا رهي هے كه سرويا آخر رضامند هوجايگا - بشرطيكه اوسكو ريلوے اور ايك بے طرف بندر كا يقين دلايا جاے -

اگر جنگ عالمگير هوئي تو كيا هوگا

— * —

ايك ذمه وار فرانسيسي جو ملكي اخراجات كے اصول پر عبور ركهتا هے بيان كرتا هے كه " اگر جنگ پهيل گئي تو يورپ كو ماهوار اٹهاره كروڑ (۱۸۰۰۰۰۰۰۰) پاونڈ صرف كرنے پڑينگے جو اور مصارف كو قطع نظر كرنے سے حاصل هو سكتے هيں - يورپ كي چهه بڑي سلطنتيں مجتمع هوكر دو كروڑ (۲۰۰۰۰۰۰۰۰) آدميوں كو فوج ميں داخل كرسكتي هيں جو اونكے پاس هيں - اس سے صاف ظاهر هوتا هے كه عملى طور پر بكار آمد آدميوں كا طبقه جو ساري آبادي كى جان هے ' تجارتي اور محنتي زندگي سے عليحده كرديا جايگا - جسكا نتيجه آخر يهي هوگا كه ساري آبادي بيكار هو جايگي - تجارت كے ليے جهاز راني نه هوگي - خريد و فروخت كا سلسله بند هو جايگا - درآمد و برآمد مال اور تجارت ' سارے قصے ختم هوجاينگے - صرف اونهى اقوام كو نقصان نه پهونچے گا جو شريك جنگ هونگي ' بلكه يه نقصانات اونكو بهي اپني طرف كهينچ لينگے جو امن كي زندگي بسر كرتے هونگے - مدتيں دركار هونگي كه يه عالمگير نقصانات دفع كيے جايں " (يه هے اون نقصانات شديد كي فهرست كا ايك معمولي سا نقشه ' جو هماري جيسي تباه حال قوم كے فنا كرنيكي كوشش سے دنيا ميں پيدا هو سكتے هيں - الهلال)

علمي خزانے بطور نتيجهٔ جنگ

بطور نتيجه جنگ دو بڑے علمي خزانے بر آمد هونگے جو اب تك كسي كو معلوم نه تهے - يه دونوں ان كليساؤں كے اندر هيں جو جبل

اتھرس میں واقع ھیں - یه پہاڑ اوس جزیرہ نما پر ھے جو سالونیکا سے پورپ کیطرف واقع ھے' جسکے قدیم نام کو مدرسه کے طلبا اپنے والدین سے زیادہ جانتے ھیں - کہتے ھیں که یه علمي خزانے اجنبیوں کی دست و برد سے ترکوں کی حکومت میں بالکل محفوظ رھے ھیں - انگریزوں میں صرف ایک شخص ڈاکٹر لیک نامي ان خزانوں سے واقف ھے جسنے انسے کچھه فائدہ بھي اوٹھایا ھے جرمن کے عالم بھی اس سے فائدہ اوٹھاتے رھے ھیں - خیال یه ھے که عام طور پر ان کتب خانونکي قیمت بہت بڑھا چڑھا کر بیان کی جاتي ھے - دوسرا علمي خزانه جو بطور مال غنیمت حاصل کیا جا سکتا ھے' سینٹ صوفیا میں ھے - یه خیال غلط ھے که اس عظیم الشان گرجه کو مسجد بنا دینے کے بعد اسکی ممانعت کر دیگئی ھے که مسیحي اسمیں داخل نه ھوں ان چند لوگوں میں سے جنکو معاینه کی اجازت دیگئي تھي ایک مسٹر موبرلي بل ھیں جو ٹایمز کے نامه نگار تھے - اسکے سوا اور کسي کو اجازت نه ملي که اون قلمی نسخوں کے ذخایر کو اُلٹ پلٹ کرسکے جو گرجه کے ته خانوں میں محفوظ ھیں - ان ذخیروں میں عہد قسطنطنین کے نسخے اکثر ھونگے - اور لیوي و سافو کے گانے کي کتابیں بھي انمیں ھونگي جنکے متعلق کہا جاتا ھے که ضایع ھو گئیں - (ڈیلی نیوز)

بلغاریا کي جنگي تیاریاں

(گزٹ دي نوران) کا نامه نگار معسکر عثماني سے ایک طویل مضمون میں لکھتا ھے که ایک نہایت معتبر بلغاري ذریعه سے معلوم ھوا ھے که بلغاریا اس جنگ کے لیے بہت عرصه سے تیار ھورھي تھي اسي لیے شاہ بلغاریا کو مسئله فوج کے ساتھه خاص اعتناء و اھتمام تھا اور اسی اعتناء و اھتمام کي وجه سے اس نے ھمیشه فوج کو سیاست کے زھر آلود اثر سے محفوظ رکھنے کي سخت سے سخت کوشش کي یه اسي کي سعي و کوشش کا نتیجه ھے که آج بلغاریا کي فوجي حالت اسقدر عمدہ ھے که اسکي فوج ترقي یافته ممالک کي با قاعدہ فوجوں کے ھمپایه ھے -

شاہ فرڈیننڈ ھمیشه پارٹي فیلنگ سے علیحدہ رھا' آج تک اُس نے سیاسي نزاعات میں حصه نہیں لیا اور اپنے گرد ھمیشه ارباب تجربه و سیاست کو جمع رکھا -

بلغاري ارکان جنگ میں بہت سے افسروں نے خود آکے ان میدانوں کو دیکھا ھے جہاں اسوقت جنگ ھو رھی ھے - انھوں نے تمام قلعوں کي کمینگاھوں اور پوزیشنوں کو خود آکے دیکھا اور نہایت اھم اطلاعات فراھم کیں - بعض افسروں کو اس باب میں اسقدر جوش تھا که انھوں نے مزدوروں کا بھیس بدلکے (ادرنه) اور (قرق کلیسا) میں مزدوري کي - اسي کا یه نتیجه ھے که جنگ کے وقت وہ عثماني اسلحه خانوں' ذخائر جنگ کے گوداموں' توپوں' اور قلعوں کے تفصیل وار حالات سے واقف تھے -

لوگ کہتے ھیں که دردانیال کا نقشه شاہ بلغاریا ھي نے اطالیوں کو دیا تھا اور اسي نقشه کے وثوق پر اطالوي تارپیڈو کشتیوں نے رات کو آبنائے کو عبور کرنے کا ارادہ کیا تھا - یه صرف گذشته واقعات نہیں بلکه اسوقت بھی جبکه جنگ ھورھي ھے صدھا بلغاري جاسوس عثمانی فوج میں پھیلے ھوے ھیں اور انکي تمام نقل و حرکت' اور مقامات اجتماع کي اطلاع بلغاري ارکان جنگ کو دے رھے ھیں -

نامه نگار آخر میں کہتا ھے که ان امور کے معلوم ھونے کے بعد ھم کو یه صاف نظر آتا ھے که بلغاریوں نے اس جنگ کے لیے نہایت مکمل تیاري کي ھے اور انکي تدبیریں قوت سے فعل میں آرھی ھیں -

عقل سلیم سے ایک التجا

— * —

(بقیه اشاعت گذشته)

— * —

ھمارے جمله اسباب بحث کا نکته یہه ھے که اگر سرویا کے پاس وجوہ کافي ھیں' تو آسٹریا ھنگري کے پاس بھي وجه ھے که سرویوں کے دعوے کے لئے غیر منصفانه اور بر انگیخته کرنے والے طریقوں سے دباؤ ڈالا جاتا ھے - مزید بران اسی میں وہ ھمیشه کے لئے البانیوں کي بلند پروازیونکے روکنے کو بھي شامل کرلیتے ھیں - وہ مقوله جسکو اقوام یورپ نے پر جوش ھنسي خوشي سے مانا' یہه تھا که " بلقان بلقانیوں کے لیے ھے " " بلقان بلقانی اتحادیوں کے لئے ھے " یہي ایک دعوی ھے' جسکو نه تو آسٹریا ھنگري اور نه اطالیه ھي قبول کرتا ھے' اور نیز یہه دعوی ایسا ھے که متفق ھوکر بھي سارا یورپ شاید اسکو تسلیم نه کریگا - البانیه کي خود مختاري کامیاب ثابت نہیں ھوسکتي' بلکه اوسکا امتحان کیا جائیگا - وھاں ایسے سر برآوردہ البانی ضرور ھیں جو اس لایق ھوسکتے ھیں که ایک چھوٹي ریاست میں اپنے ھموطنوں کي کافي تعداد کو مضبوطي کے ساتھه مجتمع کر لیں لیکن یہه مسئله تو سبکے لئے کھلا ھوا ھے که آیا وہ قوم جو ٹیکسوں (چونگي) کے دینے میں موروثي ناراضگي سے کام لیتي ھو' کبھي اس قابل بھی ھوسکتي ھے نه اپنے پاؤں کھڑي ھو؟ اسي ضمن میں جو کچھه یقیني ھے وہ یہه ھے که اھل سرویا البانیوں کو کامیابي کے ساتھه اپني ماتحتي میں ھرگز نه رکھه سکینگے' اور مملکت سرویا کے اوس حصے میں جو البانیا کے قلب سے نکل کر ایک بندرگاہ تک پہونچگیا ھے' پھر نئے بلقاني فساد اور بکھیڑے پیدا ھو جائینگے -

لیکن ان خوبیوں کا ھمیں سچا سچا اندازہ کرنے دو - مقدونیا کي جنگ نے تھریس کي سی اھم جنگ کي صورت کبھي نہین اختیار کي - مقدونیا میں ترکي افواج کي بد انتظامي حد سے زیادہ تھي' انکي رھنمائي بھي بري طرح سے کي گئي' اور جسقدر ھمیں یقین دلایا گیا تھا اوس سے کہیں زیادہ انکي تعداد کم تھي - سروي افواج کے کچھه دستے بمقام کمانو جان جوکھم میں ڈالکر لڑے' لیکن ترک جو اوس لڑائي میں تھے' اونکي تعداد شاید بیس ھزار سے زیادہ نه ھوگي - مقدونیا کي فتح اور سرویوں کے قدیم دار السلطنت اسکوب کو پھر حاصل کرلینے پر سرویوں کا فخر و مباھات کرنا جایز ھوسکتا ھے' لیکن ساتھه ھي یورپ نے اس فتوحات کے نشه اور شراب میں تھوڑا سا پاني بھي ملا دیا ھے' [illegible]

یورپ کے ھر ملک میں سرویوں کي بہادري تسلیم کرکے حد سے سوا داد دي گئي - وہ اذیتیں جو سرویوں نے ترکوں کے ھاتھوں برداشت کي تھیں بیان دلائي گئیں - مزید براں اسکو بھي ذھن نشین کیا گیا که حال کے چند سالوں میں آسٹریا ھنگري کي حاسدانه بالادستي سے بھي سرویوں کو بہت کچھه برداشت کرنا پڑا ھے - اھل سرویا اپنے ساتھه یورپ کي ھمدردي رکھتے تھے' لیکن اسکا اب بیجا مصرف لینے لگے - اونکے افسر اب پین سرویں خیالات اور ایک عظیم الشان سروي مملکت قایم کرنے کي باتیں کرتے رھتے ھیں اور برلن جیسے شہروں یا ایسے ھي کسي اور ملک پر جو اونکي وحشیانه اور بیھودہ بلند پروازیوں کے سد راہ ھو چڑھه دوڑنے کے منصوبے باندھتے ھیں - الغرض سرویا کے اخبارات برانگیخته [illegible] والے ھوگئے ھیں - سرویا کے وزرا عقل سے بعید خیالات کا عام طور پر اظہار کر رھے ھیں -

سرویا ایک شکایت رکھتي ہے - اهمیت رکھتي ہے ' اور جسکي طرف حد درجه توجه مبذول کرینکي ضرورت ہے - اسے ایک بندرگاه چاهیے - اور بلا خوف تردید ارسکو اسکي ضرورت ہے لیکن یہاں تو شاید هي ایسے بہادر هیں جو سرویا کے لئے عملي طور پر مفید ثابت هوں - سرویي افواج جو دشوار گذار پہاڑوں سے هو کر دورازو کیطرف بڑه رهي هیں ' وهاں پہونچنے پر انکو اسکا پته چلے گا که سرویا کے موجوده سلسله ریلوے کو کبهي اور کوئي ریلوے دورازو سے ملحق نہیں کرسکتي - سخت متضاد حالتوں میں دو مقامات سان گیوانني ڈي میڈوا اور سالونیکا هیں - انمیں سے اول الذکر بندرگاه پر تو مانٹي نگرو کي طامع نگاه ہے - رها سالونیکا ' تو ارسکي نسبت تجویز اسقدر وحشیانه نہیں ہے جس قدر که ابتدا میں لوگ سمجهتے تهے - ترکي سے خاص طور پر انتظام کرکے سرویا نے في الحال براه سالونیکا جانوروں کي تجارت کے لئے ایک اچهي صورت در آمد کي قایم کرلي ہے -

ایک تجارتي ریلوے

سرویا کے مطالبات سے جو مسائل پیدا هوگئے هیں انکے حل کرنیکي صورت ایک خاص تجارتي ریلوے کے قایم کرنے ' اور البانیا کو خود مختار بنا دینے سے شاید نکل آئیگي - ان قضیوں کي طرف امانت داران اتحاد کو جنگ کے ختم هو جانے پر متوجه هونا چاهئے - یه خیال که سرویا کے بچه گان خنزیر اور سوکهے بیرون کے لئے بندرگاه قایم کرنے کا مسئله دول یورپ کے دو مجتمع حصوں کو برسر خونریز جنگ کردیگا بالکل مهمل ہے - اس سے زیاده ذلیل بہانے جنگ کے لئے کبهي نہیں ڈهونڈهے گئے هیں - ان دو حصوں میں سے کوئي ایک سلطنت اگر جنگجوئي کرنا چاهتي ہے تو سمجهه لو که ارسکي وجه کوئي اور بد نیتي ہے - یورپ کي اقوام اور عوام جنکو بادشاهوں ' کار داران سلطنت اور سفرا کي ذاتي عداوتوں سے کوئي سرو کار نہیں اس باره میں متفق هو جایں تو ایسي جنگ ناممکن الوقوع هو جاے - انگلستان اپنے دوستوں کے پہلو میں کهڑا هونے کو مستعد ہے مگر استحکام یورپ کو مستوجب بد ترین گناه هوکر برباد کرنے اور جنگ آزادي سے ارماجیڈوں کے پیدا کردینے کا وه هرگز شریک نہیں هوسکتا -

عرب میں جهاد کي طیاري

ذیل کي عبارت وسطي عرب کے عربي اخبار عریضه نامي میں شائع هوئي ہے :— حال کي خبریں ظاهر کررهي هیں که امین ابن رشید اسوقت بیس هزار (۲۰۰۰۰) آدمیوں سے زیاده کا سردار ہے اور یه آدمي قبایل عرب کے هیں - سبکے سب کافي طور پر مسلح اور سامان جنگ کے ساتهه هیں - مقام لیبوا کے نزدیک امیر موصوف نہایت سرگرمي سے مشغول هیں اور اسکا انتظار کر رهے هیں که ارنکو بادشاه علم جهاد بلند کرنیکا حکم دیں - حکم کے پاتے هي وه پہلے شخص هونگے که مخالفین اسلام پر حمله کر دینگے - کہتے هیں که ارنکي خواهش ہے که جمله قبایل عرب کے لئے ایک مثال قایم کر دیں اور چند قبیلوں کو اسپر آماده کردیں که ارن قبایل کي وه سرکوبي کریں جو حکومت کے بد خواه هیں اور ارن لوگوں کو پوري سزا دیں جو ملک میں نفاق پهیلا رهے هیں - امیر موصوف کي کوششوں کا یه نتیجه هوا ہے که بهتیرے قبایل عرب ارنکا ساتهه دینے کے لئے ارٹهه کهڑے هوے هیں - اور عرب میں نا معلوم واقعات ظاهر هونے والے هیں - "

عثمــــاني ڈاک

—:*:—

شتلجــا کي ایک رات

—○(*)○—

بقیه مراسله نامه نگار الموید

—×—

فوج کے قلب و میسره کو جو سواحل بحر مارموره کے قریب تهے اس ٹیلے سے نہیں دیکهه سکے - لیکن جب چهاؤني میں آئے تو وهاں کے بهي حالات معلوم هوگئے جن کو بالتفصیل - لکهتا هوں :

بلغاري اور سرویي فوجوں نے ملکے عثماني فوج کے ان دستوں پر حمله کیا جو بحر (شکمجه) کے شمال میں جمع هوے تهے - دشمن کي فوج ساحل بحر کے (فالیقر اینا) نامي گاؤں کي طرف بڑهي ' لیکن عثماني بیٹري کو انکي حرکت کا رخ معلوم هوگیا ' اسلئے اس نے مقابله کے لئے تیاري شروع کردي رات کو جبکه ۴ بجنے میں صرف دس منٹ باقي تهے عثماني بیٹري نے دشمن کي فوج پر گوله باري شروع کردي عثماني توپیں مسلسل ۲۵ منٹ تک دشمن پر آگ برساتي رهیں -

ایک طرف عثماني بیٹري کي آتشباري ان کو ساحل سے اندرون قریه کي طرف هٹنے پر مجبور کر رهي تهي اور دوسري طرف عثماني قلعوں سے گولیوں کي بارش هو رهي تهي (جنگ ترقوس) کي طرح یہاں بهي تین مختلف جتهوں سے آتش باري هو رهي تهي -

اس معرکه میں هر دو آهن پوش جهاز (بار باروش) اور (مسعودیه) کے کار نامے نہایت شاندار اور یادگار تهے - ان دونوں آهن پوشوں کي آتشباري نے دشمن کي توپوں کي ایک باٹري بالکل تباه کردي اسکے علاوه دشمن کے بیشمار پیادے اور سوار چند لمحوں کے اندر فنا هوگئے -

صبح کو ساڑهے آٹهه بجے تک تمام خطوط شتلجا پر جنگ شروع هوگئي - عثماني بري فوج کے کمانڈر نے عثماني بیٹري کے قاعدون کو مشوره دیا که وه (با باس لوغاز) اور (شتلجا) کے درمیاني مورچوں پر گوله باري کریں - اس تدبیر سے دشمن کي جسقدر باٹریاں وهاں موجود تهیں سب خاموش هوگئیں اور (با باس لونجاز) تو بالکل برباد هوگیا -

(ماند بره) اور (الحنه) میں دشمن کي جسقدر باٹریاں موجود تهیں تهوڑي دیر کے بعد وه بهي تباه هوگئیں اور بالاخر دشمن کے قایم کرده استحکامات ' قلعوں ' اور مورچوں کا نام و نشان تک باقي نہیں رها -

جب شام هوئي تو اسوقت دشمن کو پوري شکست هوچکي تهي اور عثماني فوج نے اپني مادي و ادبي حالت اچهي طرح مضبوط کرلي تهي - ان حالات کي بناء پر میں نے اور میرے رفیق نے باتفاق راے یه طے کیا که اب آستانه علیه واپس چلنا چاهئے -

مجاهدین طرابلس اور صلح

— * —

(برقه) کے قبائل اور زاویوں کے مشائخ کي طرفسے الموید میں حسب ذیل تار شائع هوا ہے :—

هم کو یه معلوم هوا ہے که وطن میں دشمن کي موجودگي باوجود ایسي صورت میں صلح هوئي ہے جس سے هماري سلطنة کي بزرگي کو صدمه پہنچتا ہے اور همارے قومي شرف پر حرف

ہے اسلیے ہم حقیقت حال سے آپ کو اطلاع دیتے ہیں براہ مہربانی اسکو اپنے اخبار میں شائع فرما دیجیے -

تمام عالم کو جاننا چاہیے کہ اسباب خواہ کچھہ ہی کیوں نہوں ہم کسی طرح ایسی صلح پر جس سے ہمارے شرف و عزت پر حرف آتا ہے راضی نہیں ہیں - یہ حق کی آواز ہے جو نعرہ الله اکبر کے ساتھہ یہ کہتی ہوئی ظاہر ہوئی ہے کہ جبتک ہماری رگوں میں خون ہے ہم کبھی اپنے شرف و ناموس کو سپرد کرنے پر راضی نہیں ہونگے - بلکہ ہم موت کو زندگی پر ترجیح دینگے اپنی عزت اور اپنے آبا و اجداد کی قبروں کی مدافعت میں اپنی جانیں قربان کر دینگے ہم اپنے قائدوں اور افسروں کو اسوقت تک نہیں جانے دینگے جبتک کہ دشمن ہمارے وطن میں ہے با این ہمہ ہم کو جلالتماب سلطان المعظم ایدہ الله احکامہ و نصرہ علی اعدائہ کے تخت سے نہایت مخلصانہ محبت ہے -

ہم میں کا جب تک ایک فرد بھی زندہ ہے اپنے وطن عزیز کی مدافعت کبھی ترک نہیں کرینگے ہمارا یہ فیصلہ کن قول ہے اور جو کچھہ ہم کہتے ہیں خدا اس پر گواہ ہے -

۷ ذیحجہ سنہ ۱۳۳۰ ہجری

اس تار پر ۳۸ زاویوں اور بڑے بڑے قبیلوں کے مشائخ نے دستخط کیے ہیں -

بسلسلہ مظالم بلغاریا

گذشتہ نمبروں میں ہم بلغاریا کی سفاکیوں کی ایک طویل فہرست شائع کر چکے ہیں تازہ عربی ڈاک بھی بلغاریا کی خونریزی‘ عصمت دری‘ اور غارتگری کے بے شمار دلدوز و جان گداز واقعات سے لبریز ہے جسمیں سے بغرض اختصار اسوقت صرف دو اہم واقعے نقل کئے جاتے ہیں

حکومت عثمانیہ کو ابراہیم پاشا نے اطلاع دی ہے کہ اعلان جنگ ہوتے ہی ہمکو (ادرنہ) کی طرف جیوش عثمانیہ سے ملنے کے لیے روانگی کا حکم ملا (دیموتک کوئی) اور (ادرنہ کوئی) سے فوج کو گئے ہوئے صرف چند دن ہوے تھے کہ بلغاری فوج کے چند دستے ان دونوں مقامات پر حملہ آور ہوے‘ جنکو اثناء حملہ میں بلغاری باشندوں سے مدد ملتی رہی بلغاری دستوں نے دونوں مقامات کے مسیحی باشندوں کو مسلمانوں کے قتل عام کے لیے برانگیختہ کیا اور مع اپنے شیاطین کے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے‘ سو آدمیوں کو جنمیں عورتیں اور بچے بھی تھے شہید کر ڈالا ان اشقاء کی یہ سنگدلی و سفا کی دیکھکے (دیموتک کوئی) (ادرنہ کوئی) (معلقرہ) اور (اوش) سے بیس ہزار مسلمان اپنی جائداد‘ روپیہ اور مویشی چھوڑ کے ہجرت کر گئے ہیں -

ایک مسلمان مہاجر کی سرگذشت اور پانچ مسجدوں کی بربادی

— * —

حسن آفندی عبد الرحمن نامی ایک شخص (قولہ) سے ہجرت کے مصر آیا ہے. اس مہاجر نے اپنی ہجرت کی کیفیت اور بلغاریوں جفا کاری کی داستان نہایت تفصیل سے بیان کی ہے جو درج ذیل ہے -

میں شہر (نوررکوب) میں رہتا تھا - بلغاریوں نے جب اس پر حملہ کیا‘ تو میں شہر میں تھا - شہر میں اسوقت نہ ایک عثمانی ہی تھا‘ اور نہ باشندگان شہر کے پاس ایک ہتیار تھا - دشمن کے ہاتھہ اپنی آبرو اور جان بچانے کے لیے ہمکو مجبوراً تمام مال و جائداد کے شہر سے روانہ ہونا پڑا - ہم ستم زدہ مہاجرین (درامہ) پہنچے -

مگر ہمارے (درامہ) پہنچنے کے بعد‘ بلغاریوں نے (درامہ) پر حملہ کیا - (درامہ) میں جو عثمانی فوج موجود تھی اسمیں اور بلغاری فوج میں جنگ چھڑی - عثمانی فوج دو سو سے زاید نہ تھی - کئی گھنٹہ تک عثمانی فوج نہایت بے جگری سے انکا مقابلہ کرتی رہی - لیکن چند گھنٹہ کے بعد‘ آخر کار عثمانی فوج کو پیچھے ہٹنا پڑا - بلغاری فوج نے شہر پر قبضہ کرلیا - باشندگان شہر کو ان اشقیاء کی سفاکی و غارتگری کا علم تھا‘ اسلیے وہ رات ہی کو (قولہ) کی طرف روانہ ہوگئے (درامہ) کے مہاجرین کے ہمراہ (نوررکوب) کے مہاجرین بھی روانہ ہوے (قولہ) بغیر ادنی مقابلہ کے‘ قونصل کی ضمانت پر حوالہ کردیا گیا تھا - لیکن قونصل کی ضمانت ذرا بھی مفید ثابت نہ ہوئی‘ اور بلغاری فوج نے داخل ہوتے ہی کشت و خون غارتگری و عصمت دری‘ شروع کردی ان جفاکاروں کی دست درازی زیادہ تر دولتمند مسلمانوں پر تھی - حکومت بلغاریا کا بیان ہے کہ ان جرائم کے مرتکب بلغاری جرگے تھے‘ بلغاری فوج نہ تھی - بہر حال (قولہ) میں (نوررکوب) (دولاب) اور (برواشتہ) تین مقامات کے مہاجرین جمع تھے جب (سیرز) میں مسلمانوں کا قتل عام شروع ہوا تو وہاں کے مہاجرین بھی (قولہ) آگئے (سیرز) کے قتل عام میں کچھہ اوپر چھہ سو مسلمان شہید کیے گئے - (قولہ) میں مسلمانوں کو بیعزت اور ذلیل کرنے کے لیے جبراً قبع (ایک قسم کی ٹوپیاں جو خاص نصرانی پہنتے ہیں) پہنائی گئی - (قولہ) میں پناہ گزینوں کی تعداد ایک لاکھہ سے زائد ہوگئی تھی - گرانی بیحد بڑھگئی تھی‘ درآمد بالکل موقوف تھی‘ باشندگان (قولہ) نے تین شب و روز بالکل فاقے میں کاٹے - یہ لوگ بالکل جاں بلب تھے کہ (معروسہ) یعنی خدیو مصر کی وہ کشتی جو انہوں نے مہاجرین کے لانے کے لیے مقرر کی ہے پہنچی‘ اسکے آنے سے انکو عید کے آنے سے زیادہ خوشی ہوئی‘ اور انکو یہ معلوم ہوا کہ گویا مسلمانوں نے (قولہ) واپس لیلیا -

" عین عرفات کے دن بلغاریوں نے پانچ مسجدیں منہدم کردیں - انمیں سب سے بڑی مسجد جامع السوق تھی جو مسجدیں منہدم نہیں کی گئیں انکے مناروں سے ہلال کے جھنڈے گراکے صلیب کے جھنڈے بلند کیے گئے ! !

جب بلغاری مساجد منہدم کرنے کے لیے اندر داخل ہوے تو یہ مسجدیں نمازیوں سے بھری ہوئی تھیں - کچھہ مسلمان تو بھاگ گئے لیکن بہت سے نمازی مسجدوں میں رہے حتے کہ وہیں دبکے شہید ہوگئے -

(قولہ) سے مہاجرین کی روانگی سے پہلے بلغاریا نے سب کو اپنے اپنے وطن واپس جانے کا حکم دیا تھا - مگر کوئی شخص اسلئے واپسی کی جرات نہیں کرتا تھا کہ راستہ میں‘ مسلمانوں پر حملے کئے جاتے تھے مگر حکومت کے حکم کی وجہ سے با دل نا خواستہ مہاجرین واپسی کی تیاری کر رہے تھے کہ (خیری بک) اڈیکانگ خدیو المعظم نے یہ اعلان کیا کہ جو شخص بذریعہ (معروسہ) ہجرت کرنا چاہے وہ چل سکتا ہے -

اسوقت عجب حالت تھی باپ اپنے بچوں اور بیویاں اپنے شوہروں کو بھول گئی تھیں - بہت سے لوگ اپنے بچوں کو (قولہ) میں چھوڑ کے خود (معروسہ) پر سوار ہوگئے - بہت سی عورتوں نے اپنے شوہر کا انتظار نہیں کیا اور اپنے بچوں کو لیکے سوار ہو گئیں

[یہ کشتی ۵۰ دسمبر کو اسکندریہ پہنچگئی - مہاجرین اسوقت مصر میں مقیم ہیں - [الہلال]

مراسلات

دعوت الهلال كي نسبت

— * —

جناب ايڈيٹر صاحب - السلام عليكم

كہتے هو مجھے خواب ميں معراج هوئي هے
جبريل كا تكيه ميں كوئي پر تو نہيں هے

الهلال كے مختلف نمبروں ميں جو خيالات جناب كے اب تك ظاهر هوے هيں ' اوليپر غور كرنے سے هر اهل نظر پريهه حقيقت كهل گئي هے كه جناب كو بهي كسي ضرورت نے ليڈر بنلے پر مجبور كيا هے اور اسي غرض كيلئے بزرگان قوم پر طعن تشنيع كي بوچهاڑ كركے اونكو قوم كي نظروںسے گرانے كے كوشش ميں جناب اپنا زور قلم صرف كررهے هيں -

زاهد خلوت نشين دوش به ميخانه شد

گو كه صاف لفظوں ميں مصلحةً ادعاے ليڈري نہيں هوا ' مگر ضمناً الهلال كا هر نمبر آپ كے اس نئے فيشن كي دلدادگي كا پته ديتا هے - اپني كسر نفسي كا اظهار ' خدمات قومي كي غرض سے پرچه جاري كرنے ميں زيربار هونے كا دعوی ' نامه نگاروں سے اپنے تئيں اوستاد كهلوانا ' اور پهر اس خطاب سے گريز كرنا ' قبول عطيه سے انكار ' اور معطي كي هجو كرنا - فقر اور انا نيت كے دعوے ' قران مجيد سے ناواقفيت كے اظهار كے باوجود آيات قراني كا هر موقعه اور محل پر سپر بنانا ' كيا يهه اور اس قسم كي صدها مثاليں اسكي كافي دليل نہيں هيں كه جناب نے هوا كا رخ بدلتے ديكهكر اپني وضع بهي بدل دي ؟ اس سے ميرا يهه مطلب هرگز نہيں هے كه سوڈا اور سگار چهوڑكر آپ نے عمامه اور هندوستاني پوشاك زيب تن كي - بلكه غرض كهنے كي يهه هے كه خانقاه چهوڑكر آپ بهي اوس عليگڈه كے مدرسه ميں شريك هوگئے جس سے آپ اظهار منافرت كرتے رهتے هيں -

معاف فرمائيے آپ ليڈر بننے كے ابهي اهل نہيں هيں ' آپ ناراض نهون ' قوم كو آپ سے يه سوال كرنے كا حق هے كه آپ نے پاليٹكس ميں كهانتك تعليم پائي هے اور هندوستان كے پاليٹكس پر آپ نے كتنے عرصه تك غور كيا هے موجوده پولٹكل مسائل ميں سے مثلاً تقسيم بنگال كي تنسيخ اور تبديل دار الخلافت كے هر پهلو پر آپ نے كبهي خالي الذهن هوكر فكر كيا هے - نهايت ادب سے التماس هے كه ابهي كچهه عرصه تك تصوف ميں اور مشق كيجئے ورنه پالٹكس اور تصوف دونوں سے هاتهه دهونا پڑيگا - پالٹكس ميں تو جناب كو جتنا دخل هے اوسكا اندازه آپ خود هي خوب كرسكتے هيں - رها تصوف اس سے بهي آپ بهت دور جا پڑے هيں - مسلمانوں كي دل آزاري اور اونپر بلا وجه لعن طعن كرنا ' ميں نہيں سمجهتا كه تصوف كے كسي شعبے يا كسي سلسله ميں جائز ركها گيا هے -

شنيدم كه مردان راه خدا
دل دشمنان هم نكردند تنگ
ترا كے ميسر شده ايں مقام
كه با دوستانت خلاف است و جنگ

سر سيد مرحوم يا اونكے جانشينوں اور مقلدوں نے كبهي بهي مسلمانوں كو كتاب الله وسنت رسول سے انحراف كي تعليم نہيں دي اور نه بيجا خوشامدوںسے مسلمانوں كے حقوق كو پا مال كيا ' اور نه خود ليڈر بننے كا دعوي كيا - اسميں شبه نہيں كه كئي ايك شخص قوم ميں ايسے بهي موجود هيں ' جنهوں نے اپنے نفس كو قوم كے فلاح پر ترجيح دے ركها هے ' مگر آپ بتاسكتے هيں كه ان حضرات سے مسلمانوں كو كوئي نفع پهونچا هو - اس امر سے قطع نظر كركے تمام بزرگان قوم كو ايك هي نظر سے ديكهنا آپ هي كي مصلحت انديشي كا تقاضا هو سكتا هے -

خود نواب وقار الملك قبله جنكے آپ بهي ستائشگر معلوم هوتے هيں اونكے طرز عمل كي آج تك كسي كو شكايت نہيں هوئي اور نه اونهوں نے كبهي مسلمانوں كي دل آزاري كو جائز ركها ' مگر افسوس هے كه آپ كو اس طرز عمل كيلئے آج تك قران كريم ميں كوئي آيت نہيں ملي - جن بزرگان قوم پر آپ حرف گيري كررهے هيں اونكے خلوص نيت ميں شبه كرنا ايك بهتان عظيم هے اور ايسي تحريرات كي غرض خود نمائي سے زياده وقعت نہيں ركهتي -

بزعم خود جس انوكهے پاليٹكس پر آپ قوم كو چلانا چاهتے هيں وه كوئي جديد پاليٹكس نہيں هے - حكومت جمهوري كو هر شخص آج حكومت شخصي پر ترجيح ديتا هے " اور جن بزرگان قوم كے آپ پيچهے پڑگئے هيں ' معاف كيجيگا ' وه آپ سے بهتر اس مسئله كو جانتے هيں - آپ قران كريم كے حواله سے ثابت كرتے هيں كه پارليمنٹري حكومت مسلمانوں كا دستور العمل هونا چاهيے ' مگر كيا آپ كي راے ميں هندوستان كي موجوده حالت كے لحاظ سے مسلمانوں كے ليے اس قسم كي حكومت مفيد هوگي ؟ كيا آپ نے كبهي كسي كونسل يا لوكل بورڈ ميں شركت كرنيكي زحمت گوارا فرمائي هے ! انديشه هے كه جس راسته پر آپ قوم كو چلانا چاهتے هيں ' وه خطرناك ثابت هو ' بظاهر آپ خود بهي اس امر كو محسوس كرتے معلوم هوتے هيں ' ملاحظه هو الهلال كا وه نمبر ' جس ميں آپ نے قوم كو پالٹيكس كي ابتدائي تعليم دي هے اور پهر غور كيجئے كه عليگڈه كے پاليٹكس اور آپ كے جديد پاليٹكس ميں كيا فرق هوگيا -

بعض اصحاب كو شبه هے كه لكهنو اور كلكته كي جديد پارٹيان اپنے ذاتي اغراض كيليے سر سيد كي اس پاليسي كو مٹانا چاهتي هيں ' جس سے اب تك قوم كو نفع پهونچتا رها هے - همارے صوبه كا جديد اخبار " مسلم گزٹ " تو آپ كے پرچه كے وجود ميں آنے سے پهلے هي آپ كو لبيك كهه چكا هے ' اور آپ كے خيالات اور اخبار كي اشاعت كي توسيع ميں آپ سے زياده سرگرم هے - آپ ميں اور اوس ميں اگر كوئي سمجهوته هوگيا هو ' تو آپ اگر مناسب سمجهيں تو پبلك كو مطلع فرما ديں -

براه كرم اگر آپ كو كانفرس اور ليگ سے اتفاق نہيں هے تو صراحت كے ساتهه ايك دستور العمل جو آپ كے ذهن ميں هو ' قوم كے سامنے پيش كيجيے - معماؤں اور چيستانوں سے كام نہيں چليگا جيسا كه ايك نمبر ميں اپني پاليسي كي توضيح سے آپ نے گريز كيا هے -

آپ كے مطبوعه خط كے جواب ميں بصد ادب التماس هے كه خدا كے واسطے قوم پر رحم كيجيے ' اور خلوص كو كام ميں لائيے ' جسكي صراحت مختصر لفظوں ميں يه هے كه طريق عمل ميں ترميم كيجيے ' اور اس اصول كو مد نظر ركهكر كه " مسلمانوں ميں گم شده قراني روح پيدا هو " اونكو آفات ارضي و سماوي سے محفوظ ركهنے كي كوشش كيجيے -

فضل الرحمن بي - اے - ايل ايل - بي وكيل كانپور

طلباے یونیور سٹي کیلئے پانچ خاص لیکچر

—:*:—

ڈاکٹر ماٹ اور مسٹر ایڈي نے بریڈ لا ھال لاھور میں چند لکچر دیے تھے - اون اشتہارات سے ' جو طلباء یونیور سٹي میں تقسیم کئے گئے ' ظاھر ھوتا تھا کہ اول الذکر صاحب ممالک غربیہ میں اور موخر الذکر صاحب ممالک شرقیہ میں پھر آئے ھیں اور اون کي غرض یہ ھے کہ دنیا بھر کے طلبا کے دلوں پر اپنے خیالات نقش کریں - وہ دعوے کرتے ھیں کہ وہ ھندوستان کو موجودہ کشمکش سے آزادي حاصل کرنے میں مدد دینے کے لئے آے ھیں - اونکا یقین ھے کہ اون ھي کوشش سے یورپ ' چین ' اور جاپان کے طلبا کی تشنگی آزادي بجھي ھے ' کہا جاتا ھے کہ ڈاکٹر ماٹ صاحب ورلڈ اسٹوڈنس کرسچین سوسائٹي (یعنے تمام دنیا کے مسیحي طلباء کي سوسائٹي سکریٹری ھیں)

لکچروں کے اشتہارات کا عنوان " طلباء یونیور سٹي کے لئے پانچ خاص لکچر " تھا - ھال میں جانے کے لیے ٹکٹ تھے ' جو علاوہ دیگر ذرائع کے مختلف کالجوں کے پرفیسروں کے ذریعہ سے ھر طالب علم تک پہونچائے گئے تھے ' بلکہ کالجوں کے اکثر طلباء سے لکچروں میں لازمي طور پر شریک ھونے کے لئے دستخط بھي لیے گئے تھے - تقریباً تمام طلباء یونیورسٹي ان تقریروں میں بایں امید شریک ھوتے رھے ' کہ وھاں کوئي علمي مذاق کي باتیں سنیں گے - بہت سے طلبا کا تو یہہ خیال تھا کہ یہ لکچر پنجاب یونیوسٹی کي طرف سے ھیں کیونکہ اشتہارات پر لکچر دینے والوں کے نام نہ تھے -

مجھے اس امر کا اعتراف ھے ' کہ یہہ تقریریں کئی پہلو سے دلچسپ تھیں - دونوں صاحب بہت فصیح البیان تھے - اگرچہ مسٹر ایڈي صاحب فصاحت میں بڑھے ھوے تھے - ان تقریروں میں فاضل لکچراروں نے طلباء کي چند اخلاقي اور تمدني برائیوں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ " صرف بائبل اور یسوع مسیح کو خدا اور انسان اور اوسکے مرکر جینے کو ماننے سے طلبا ترقي کے معراج پر پہونچ سکتے ھیں " - ایک تقریر میں اناجیل اربعہ کے مطالعہ کا عہد کرنے کے لئے طلباء میں دستخط کے واسطے کارڈ تقسیم کئے گئے جن پر چند طلباء نے دستخط بھي کیے - ان تقریروں کے متعلق صرف ایک قابل افسوس امر یہ ھے کہ اگرچہ لکچرار صاحبان بڑے عالم اور فاضل تھے اور اونکو تمام دنیا کے طلبا سے میل جول کرنے کا بہت موقع ملا ' مگر پھر بھي اونھوں نے دنیا کے طلباء کے مختلف مذاھب کا غور سے مطالعہ نہیں کیا - اگر وہ ایسا کرتے ' تو یقیناً انھیں طلباء عالم کی رھنمائي کے لئے مسیح کي الوھیت ' اور کفارہ سے بدرجہا برتر خیالات مل سکتے تھے - عیسائیوں کے یہ خیالات زمانۂ گذشتہ کے بقایا توھمات ھیں جنکا اس عقل و علم کے زمانہ میں سننا نا ممکن ھے - مسلمانوں کے سامنے الوھیت مسیح اور تثلیث کا وعظ کہنا محض مضحکہ خیز ھے اور اونکو ابتداے زمانہ کے مذھبي خیالات کي طرف واپس بلانا ھے - عیسائي صاحبان ان ابتدائي ھندوانے خیالات سے زیادہ ترقي یافتہ خیالات پیش کرنے پر ناز نہیں کرسکتے - جنکے بموجب تین بتوں اور اوتاروں پر ایمان لایا جاتا ھے - اگر ابتدائي ھندوؤں کے خیالات میں اور مذھب عیسوي کے خیالات میں کچھہ فرق ھے تو صرف اسقدر ھے کہ ھندو اوتاروں جیسے کرشن جي مہاراج ' اور رام چندر جي مہاراج نے بہت بہادري دکھلائي - مگر یسوع مسیح نے صلیب پر بہت ھي کمزوري دکھلائي -

اسوقت صرف ھندوستان ھي میں عیسائیت پھیلانے کے لئے پادري صاحبان کو جوش نہیں ھے ' بلکہ تمام ایشیا میں مشنري جوق در جوق پھر رھے ھیں - عملي پہلو سے عیسائیت یورپ کے ۹/۱۰ حصہ نے چھوڑ دي ھے - کیونکہ اکثر لوگ معقول خیالات کي پیروي کرنے لگے ھیں اور اب عیسائیوں کے مسئلہ کفارہ اور تثلیث پر یقین نہیں کرسکتے اس لیے پادري صاحبان نے ایشیا کو عیسائي بنانے کي طرف توجہ فرمائي ھے -

اھل ایشیا کے لئے اب وقت آگیا ھے کہ اس بڑے صلیبي حملہ کے مقابلہ کے لیے مستعدي سے کام لیں - ھم تمام مسلمانوں اور دیگر خدا پرست اصحاب کو جو اس بر اعظم ھندوستان میں رھتے ھیں ' اس بڑے مذھبي خطرہ کي طرف متوجہ کرتے ھیں - اور استدعا کرتے ھیں کہ انسان کو خدا بنانے کي اس بڑي تحریک کے خلاف سب متفق ھوکر کار روائي کریں -

ھم یہ ثابت کرسکتے ھیں کہ یسوع نے خود خدائی کا دعوے نہیں کیا تھا - اور یہہ عقیدہ صرف اناجیل میں ملتا ھے ' جو مسیح کی وفات کے بہت عرصہ کے بعد لکھي گئي ھیں - جسمیں خود اکثر عیسائیوں اور اھل الراے یورپین مصنفوں کے نزدیک بھي تحریف ھو چلي ھے -

انجمن احمدیہ لاھور نے مفصلہ ذیل خط ان دو پادري صاحبان نے یعنے ڈاکٹر ماٹ اور مسٹر ایڈي کے نام اس مضمون کا لکھا ھے کہ " اسلام اور عیسائیت کے مابین اختلافي امور پر ایک عام مباحثہ منظور فرماویں " اگر فاضل پادري صاحبان کے پاس وقت نہو تو وہ لاٹ پادري صاحب لاھور کو اپني جگہ مقرر فرما سکتے ھیں - اھل اسلام اپني طرف سے جناب مولوي محمد علی صاحب ایم - اے اڈیٹر ریویو اوف ریلیجز و سکریٹري صدر انجمن احمدیہ قادیان پادري صاحبان سے مناظرہ کرینگے -

یہ خط مسٹر ایڈي صاحب کے پاس لاھور میں گیا تھا اور ھم اونکی خدمت میں عرض کرتے ھیں کہ اسکا جواب خواہ براہ راست یا کسي معزز اخبار کے ذریعہ سے ارسال فرماویں -

انگریزي چٹھي کا ترجمہ جو صاحبان موصوف کے نام ارسال کي گئي ھے درج ذیل ھے -

مائي ڈیر ایڈي - لاھور کي احمدي جماعت کي طرف سے میں آپ کو یہہ چند - سطور لکھنے کي جرات کرتا ھوں کہ ھم آپ کے اور ڈاکٹر ماٹ صاحب کے ان ' دلچسپ تقریروں کي وجہ سے ' جو آپ نے لاھور کے طلبا کے واسطے کي ھیں - بہت ممنون ھیں دنیا کے اھم مذھبي مسئلہ میں آپ کي گہري دلچسپي اور مختلف ممالک کے نوجوانوں کي طرف توجہ کرنے کي خواھش بہت قابل تعریف ھے - اور آپ کے لکچروں کا طرز یقیناً اثر پزیر ھوگا تا کہ لوگوں کی توجہ انساني زندگي کے مدعا کے متعلق اھم مسائل کي طرف مائل ھو - انجمن احمدیہ لاھور کي طرف سے مجھے ھدایت ھوئي ھے ' کہ آپ کي اس کوشش کا شکریہ ادا کروں اور آپ سے دریافت کروں کہ کیا آپ اسلام اور عیسائیت کے متعلق مباحثہ کرنا منظور فرماویں گے تا کہ دونو مذاھب کي خوبیوں کا موازنہ ھو جاوے - مباحثہ بالکل دوستانہ رنگ میں کیا جاویگا - صرف اس غرض سے کہ لوگوں کو انساني زندگي اور خواھشات کے نشو و نما کے متعلق ان دونوں مذاھب کي تعلیم اور عقاید سے آگاہ کیا جاوے میں یقین کرتا ھوں کہ یہ مباحثہ طرفین کے لئے و نیز عوام الناس کے لئے بہت مفید ثابت ھوگا - اگر آپ اس تجویز سے اتفاق کریں تو شرائط بالتفصیل بعد میں طے ھو سکتي ھے -

مرزا یعقوب بیگ - ایل - ایم - ایس -

فغان مسلم

— * —

(مولانا عبد العظیم صاحب سیف (شاهجهانپوری)

رہے گا پھر یہ جسم ناتواں بے روح وجاں ہوکر
اگر اُترا لباس پادشاهي دھجیاں ہوکر
تڑپتا ہے دل پردرد جب دنزات سینے میں
تو پھر اے همنشیں کسطرح بیٹھیں شادماں ہوکر
کچھہ ایسا کوہ غم ٹوٹا ہے اپنے ناتواں دلپر
نکلتي ہے زباں سے بات بھي آہ و فغاں ہوکر
جلایا آتش غیرت نے ایسا جان محزوں کو
کہ سب چہرے کي سرخي اُڑگئي آخر دھواں ہوکر
کمر بھي ہوگئي خم ' مضمحل اعضا ہوے سارے
یہ دن اب زندگي کے کٹ رہے ہیں نیم جاں ہوکر
ہم ایسي زندگي پر موت کو ترجیح دیتے ہیں
کہ جب ہر روز گذرے ہم پر اک کوہ گراں ہوکر
خلاف شان غیرت اسمیں اک پہلو نکلتا ہے
اگر اسطرح ہم زندہ رہے بھي سخت جاں ہوکر
مگر یہ سخت جاني بھي کہانتک اُنکو روکے گي
بلائیں روز جب آئیں گي مرگ ناگہاں ہوکر

* * *

خبر کیا تھي کہ قسمت میں ہے سنگ آستاں ہونا
نہیں تو اسطرح کیوں سر اُٹھاتے آسماں ہوکر
قیامت ہے گرے وہ قوم ایسے قعر ذلت میں
رهي ہو مدتوں دنیا میں جو صاحبقراں ہوکر
نہ کیونکر خوف ہو ہر وقت اُسکو زخم تازہ کا
جسے رهنا پڑے بتیس دانتوں میں زباں ہوکر

* * *

اگر عہد وفا کو ہم نہ دلسے یوں بھلا دیتے
تو پیش آتے بھلا اسطرح وہ نا مہرباں ہوکر
معاذ اللہ وہ دل ہو نہیں سکتا دل مومن
جگہہ جس دل میں کفر و شرک نے کي روح وجاں ہوکر
همیں نے اُن سے منہ موڑا ' همیں اُن سے ہوے باغي
نہیں تو همکو وہ یوں بھولجاتے مہرباں ہوکر
مئے سرجوش عصیاں نے همیں جب کر دیا بیخود
تو وہ بھي ہوگئے غافل همارے پاسباں ہوکر
گناهوں کي نجاست سے نہو جسمیں جگہہ باقي
وہ ایسے دل میں بیٹھیں کسطرح آرام جاں ہوکر
نظر آتا نہیں کچھہ ' کہا رہے ہیں ٹھوکریں پیہم
سیہ کاري کا سر پرابر چھایا ہے دھواں ہوکر
گرایا گمراهي نے قوم کو چاہ ضلالت میں
رها اسلام بیکس یوسف بے کارواں ہوکر

* * *

مرے آزار دل کا کر علاج اے چارہ گر ' لیکن
یہ تدبیریں تري رهجائیں گي سب رائگاں ہوکر
خدا را اے اجل اب تو همارى دستگیري کر
کہ چھوٹیں کاش اس ذلت سے بے نام ونشاں ہوکر

* * *

جو عاشق امتحان عشق میں اے سیف مرتا ہے
تو اُسکو موت آتي ہے حیات جاوداں ہوکر

الهلال

— * —

پر از سپاس اداے تو دفترے دارم
کہ یکسر از رقم پرسش نہاں خالي ست

آپ کے نالهاے بیباک کے ترنم سے هم آهنگ هونا میرا کام نہیں ' لیکن اس کو کیا کروں کہ میں فطرتاً موسیقي کا شیدا ' اور تشنۂ لحن هوں ' اور اس لئے بےاختیار تمام جوارح متحرک هو جاتے هیں ' اور پھر بالخصوص آپ کا سرود ' جو ارتعاش رگ جان اور جنبش زخم هاے سرمدي کا نتیجہ ہے -

اسوقت ضرورت ہے کہ سینۂ صدچاک عریان کیا جاے ' اور ایک جگر خراش شیوں سے ' سارا جہان معمور کردیا جاے :

خاموشي ماگشت بدآموز بتاں را
زیں پیش وگرنہ اثرے بود فغاں را

آپ کا لب ولہجہ ' آپ کا انداز بیان ' واللہ ' مجھہ سے تو وداع جان چاهتا ہے ' اور لوگ اسکو کرخت وسخت کہتے هیں ! ! باللہ العظیم ' اگر آپ کي زبان میں مجھے کوئي گالیاں بھي دے ' تو میں اسے هروقت چھیڑا کروں کہ

کچھہ تو لگیگي دیر سوال وجواب میں

آپ اپنے کام میں مصروف رهیں ' وہ زمانہ دور نہیں ' جب اک عالم کي نگاہ اس رنگ میں تڑپ کے خوننابہ چکاں نظر آے گي - موجودہ لیڈران قوم کو برهم رهنے دیجیے - لطف تو اوس وقت آے گا ' جب وہ اپنے بندگان مسحور کو ' آپ کي طرف پروانہ وار دوڑتے ہوے دیکھکے اپني نازش گاہ سے بے اختیار چلا اوٹھیں گے کہ کیا غضب هوا ! !

صید از حرم کشد خم جعد بلند تو
فریاد از تطاول مشکین کمند تو

آپ کي نیت میں خلوص ہے ' اور وہ خلوص مبني ہے ایک ایسي ذات کے کلام معجز نظام پر ' جسکو کبھي ' کسي زمانہ میں ' اک آن کے لئے بھي فنا نہیں هونا ہے ' اسلئے میري راے تو یہ ہے کہ بالکل بیخوف هو جائیے ' بلکہ ذرا اور بیدردي سے کام لیجیے ' دلوں کو توڑئیے کہ یہاں جڑنے سے پہلے توڑنے کي ضرورت ہے -

(نیاز محمد خاں نیاز از فتحپور)

فہرست هلال احمر

— * —

(٦)

— * —

گذشتہ نمبر میں انجمن هلال احمر کي طرف سے دو چندوں کي مجموعي رقمیں شایع کي گئیں تھیں اُن میں سے ایک کي تفصیل آج شایع کیجاتي ہے -

	پائي	آنه	روپیه
جناب محمد عبد العزیز صاحب اورسیر	-	-	۱۰
جناب ڈاکٹر اے - ایچ - شیخ صاحب	-	-	۱۰
جناب بي - عبد المجید صاحب بلگرامي	-	-	۱۰
جناب بي - محمد آریف صاحب ڈرافٹسمین	-	-	۵
جناب ایس - ڈي - بنرجي صاحب ڈرافٹسمین	-	-	۵
میزان	-	-	۴۰

Printed & Publishe[d] by MOULANA A. K. AZAD, at The HILAL Electrica[l] Prtg. Pblg. Ho[us]e, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA.